مبرشمار	عناوین	صفحات
	7	6
	نبض۔۔۔اوراس کی تفہیم	6
	⋆تشخیص	
	(1)اعصابی عضلاتی (سردتر)	6
	(2)عضلاتی اعصابی:	6
	(3)عضلاتی غدی:	7
	(4)غدی عضلاتی:(گرم خشک)	7
	(5)غدی اعصابی:(گرم تر)	7
	(6)اعصابی غدی:(ترگرم)	8
	عمر کے لحاظ سے نبضیں	8
	کچھ نبضوں کے بارہ میں	9
	(ا)اعصابی عضلاتی	10
	(اعصابی عضلاتی علامات)	11
	اعصابی پتھریاں	11
	اعصابی پتھری کا علاج	11
	(۲)عضلاتی اعصابی	12
	عضلاتی اعصابی مخصوص علامات	12
	عضلاتی اعصابی نبض۔	13
	عضلاتی اعصابی نبض والے بڑے بوڑھے۔	13
	پتھریاں	14
	عضلاتی پتھریوں کا علاج	14

	دوسرانسخہ 2	14
	غدی عضلاتی	15
	غدی عضلاتی علامات	15
	غدی پتھریاں	17
	غدی پتھریوں کا علاج	17
	دوسران نسخہ	17
	4غدی اعصابی نبض	18
	5عضلاتی غدی نبض	19
	6اعصابی غدی(ترگرم)نبض	20
	تبخیر معدہ یادھرن۔۔ناف پڑنا۔	21
	اس مرض کی تشخص	22
	کچھ غذائی علاج بتانا مفید ہوگا۔	22
	دوائی علاج	23
	بواسیر خونی کے نفسیاتی اسباب	23
	نسخہ بواسیر	24
	قانون صابر کا امتیاز	25
	8	26
	تشخیصات۔۔متعددہ۔	26
	آسان طریقہ تشخیص	27
	انسانی جسم سے تشخیص	28
	چہرہ سے تشخیص	28
	آنکھوں سے تشخیص:	20
	ہتھیلی دیکھ کر مرض کی تشخیص کرنا۔	32

32	ہاتھ پاؤں سے تشخیص:	
24	ناک سے تشخیص	
25	منہ کے ذائقے سے تشخیص	
37	زبان سے تشخیص:	
39	کان سے تشخیص	
39	جلد سے تشخیص	
40	عام جسمانی علامات	
42	فضلات سے تشخیص۔	
42	بلغم سے تشخیص۔	
42	تھوک سے تشخیص	
44	خون سے تشخیص۔	
44	مریض کے استعمال شدہ کپڑے سے تشخیص۔	
45	نیندو بیداری سے تشخیص	
46	سدے کیوں پیدا ہوتے ہیں؟	
46	دردوں سے تشخیص۔	
46	دردوں میں کمی بیشی	
47	مقامی دردوں کی شناخت	
49	دردوں کے خاص اوقات	
50	درد کی حقیقت	
52	آلات ہضم کے امراض کی تشخیص۔	
54	ظاہری حالت سے تشخیص۔	
55	موت کے قریب کی علامات۔	
55	ہیئت۔ظاہری خدوخال سے شناخت مرض	

56	2 تھکاوٹ اوراس کے اسباب۔	
57	تھکن کی علامات	
57	تھکن کی قسمیں	
57	(1)احساس تھکن	
57	(2)حرکتی تھکن	
58	(3)مادی تھکن	
58	احساس تھکن کے امراض	
58	حرکتی تھکن کے امراض	
59	مادی تھکن کے امراض	
	9	
60	قارورہ سے تشخیص۔	
60	مرکب قارورہ سے تشخیص	
60	قارورہ اور تشخیص مرض۔	
62	صفات بول۔	
62	نظام بولیہ کے امراض	
63	بندش بول:	
63	صفائی بول	
63	اخراج بول	
63	کھار کا گردوں پر اثر:	
64	قارورہ سے تشخیص کا چارٹ	
65	پیشاب روکنے سے پیدا ہونے والے عوارض	
	10	
66	نفسیات۔۔جذبات	

	خوف کے ہیجانات کے دوران جسمانی اور عضویاتی تبدیلیاں	67
	جذبات کی زیادتی	68
	حواس خمسہ نہیں سنتہ ہیں	69
	اہم نکتہ	69
	قانون مفرد اعضا اور جدید سائنس	70
	سلسلہ حیات	71

نبض۔۔۔اور اس کی تفہیم۔۔۔ 2

★تشخیص

☆تحقیق النبض طب یونانی اور طب اسلامی میں نبض بنیادی اہمیت کی حامل ہے اور جو لوگ نباض کہلائے انہوں نے بہت زیادہ شہرت حاصل کی ہم لوگ انہیں کے پیروکار ہیں جن کی نسب کہا جاتا ہے کہ حکیم کا نباض ہونا ضروری ہے مفرد اعضا طریق علاج میں نبضوں کو چھ(6) اقسام میں سمیٹ دیا ہے اگر ان چھ نبضوں پر کسی کو عبور حاصل ہو تو وہ ایک ماہر نباض حکیم کہلا سکتا ہے۔آئے ہم ان چھ نبضوں کو ترتیب وار بیان کرتے ہیں!

(آنے والے صفحات میں نبض کے بارہ میں مزید تفصیل آرہی ہے)

(1)اعصابی عضلاتی (سردتر)

نبض گہری جو انگوٹھے کے نیچے دبانے سے دو انگلیوں تک قدرے موٹی اور تیز محسوس ہوتی ہے۔معمولی سا دباؤ دینے سے دب جاتی ہے،قوام کے لحاظ سے نرم ہوتی ہے پیشاب کی رنگت زردی مائل سفید ہوتا ہے،اس پر جھاگ فوری طور پر ختم ہوجاتا ہے،مریض کے چہرے کا رنگ زردی مائل سفید اور اس پر غیر محسوس ورم سانس میں حدت منہ کا ذائقہ کبھی تلخ اور کبھی کھاری ہوتا ہے۔نیند کمی بیشی سے بے چینی کے ساتھ آتی ہے۔

(2)عضلاتی اعصابی:

یہ نبض اعصابی عضلاتی کے اُلٹ ہوتی ہے اور اس سے معمولی طویل ہوتی ہے اور دو سے ڈھائی تین انگل تک محسوس ہوتی ہے، ریاح سے پر ہوتی ہے۔لمس کے لحاظ سے یہ نبض ہلکی گرم اور سخت ابھری ہوئی ہوتی ہے رفتار کے لحاظ سے تھوڑی سی تیز ہوتی ہے۔عمومی علامات پیشاب کا رنگ ہلکا سرخی مائل اور مقدار میں اعصابی سے کم ہوتا ہے۔جھاگ جلد

بیٹھ جاتی ہے۔وجود میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے

(3)عضلاتی غدی:

یہ نبض تین انگل طویل ہوتی ہے۔قدرے گرم رفتار میں تیزی ہوتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زردی مائل سرخ مقدار میں کم ہوتا ہے، خارج ہوتے وقت ہلکی سی جلن۔ پیشاب پر جھاگ بالکل نہیں ہوتا کبھی کبھی قارورہ کا رنگ سیاہ بھی ہوتا ہے۔عمومی علات۔سر کا بوجھل ہو نا۔بے خوابی۔آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔نکسیر پھٹنا، ہونٹ پھٹنا۔تبخیر معدہ

(4)غدی عضلاتی:(گرم خشک)

نبض تین سے چار انگل تک محسوس ہوتی ہے، بسا اوقات زیادہ تڑپ بھی محسوس کی جاتی ہے۔مقام کے لحاظ سے درمیانے درجے کی ہوتی ہے،عضلاتی کی طرح نہ تو بالکل اوپر اور نہ اعصابی کی طرح بالکل نیچے درمیانی محسوس ہوتی ہے،لمس کے لحاظ سے گرم اور رفتار کے لحاظ سے تیز تر ہوتی ہے،عمومی علامت پیشاب زرد رنگ مقدار میں کم آتا ہے۔زرد سرخی مائل انتہائی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔عمومی علامات۔آنکھوں میں زردی اور چبھن سانس میں تنگی۔ہرے پیلے دست۔زرد رنگ کی قے، پیچس۔نقرس۔سرعت انزال۔

(5)غدی اعصابی:(گرم تر)

نبض متوسط ہوتی ہے تڑپ تین انگلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے،قوام کے لحاظ سے نرم اور لمس میں انتہائی گرم محسوس ہوتی ہے۔غدی کی نسبت اس کی ضربیں کمزور ہوتی ہیں رطوبت کی وجہ سے تھوڑی سی موٹی ہوتی ہے۔سانس انتہائی گرم ہوتا ہے۔ناک صاف کر نے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔چہرہ زرد اور متورم ہوتا ہے۔بھوک بہت زیادہ ہوجاتی ہے مگر سینہ میں جلن ہوتی ہے جگر متورم ہوتا ہے۔عمومی علامات،سانس گرم ہونا۔منہ کا ذائقہ

کڑوا، ہائی بلڈ پریشر۔سلسل البول۔عسر طمث۔کانچ نکلنا۔گرمی کا بخار۔سوزاک۔

(6)اعصابی غدی:(تر گرم)

یہ نبض انتہائی گہری بڑی دقت سے انگوٹھے کی جڑ کے نیچے اپنی موجودگی ظاہر کرتی ہے،لمس کے لحاظ سے گرم نہ سرد معتدل،قوام کے لحاظ سے نرم جسمانی طور پر موٹی اور رفتار کے لحاظ سے سست ہوتی ہے۔جسم پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔بار بار زیادہ مقدار میں سفید رنگ ہلکا زردی مائل پیشاب آتا ہے۔عمومی علامات۔کھانسی کا دورہ۔لو بلڈ پریشر۔سنگ رہنی۔بدہضمی۔شوگر پیشاب کی زیادتی۔اختناق الرحم۔رحم کا لٹک جانا۔مردانہ انتشار کی کمی۔سر درد۔نسیان۔کانوں سے غلیظ رطوبت کا اخراج۔ذائقہ کا احساس نہ رہنا۔مرگی کے دورے۔پھپڑوں کا استسقا۔منگل ۲۴/مارچ ۲۰۰۹ 1:49:52

عمر کے لحاظ سے نبضیں

اگر ہوشیاری سے کام لیا گیا تو ہر دوا تریاق ثابت ہوگی۔علاج کرتے وقت یاد رکھیں، بچوں کی نبض اعصابی جوانوں کی عضلاتی عورتوں کی غدی اور بوڑھوں کی نبض عمومی طور پر اعصابی ہوا کرتی ہے۔بچوں اور عورتوں میں عضلاتی اعصاتی ادویات زیادہ مؤثر رہا کرتی ہیں۔جوانوں کو غدی اعصابی اور بوڑھوں کو عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویات زیادہ کام دیتی ہیں۔لیکن یہ نہ بھولیں کہ کوئی بھی انسان کسی بھی عمر میں کسی بھی تحریک و مرض میں مبتلا ہوسکتا ہے۔یہ باتیں عمومی مشاہدات کی بنیاد پر لکھی گئی ہیں۔اگر اعصابی مریض کو عضلاتی دواؤں سے افاقہ نہ ہو رہا ہو تو اسے غدی ادویات دیں۔غدی اور عضلاتی دوائیں ملا کر دینے سے بھی فوری فائدہ ہوتا ہے۔بچوں اور عورتوں کو اکثر علامات میں عضلاتی اعصابی جوانوں اور مردوں کو غدی اعصابی اور بوڑھوں کو عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویات مفید پڑتی ہیں۔

کچھ نبضوں کے بارہ میں۔

ہم نے اپنے متعلقین کو مختصر انداز میں نبض شناسی اور تشخیص امراض کی مختصر ترین اشیاء شامل کی ہیں تا کہ نئے آنے والے لوگوں کو آسانی رہے۔مفرد اعضا والے جسم کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔بلغم۔۔صفرا۔سودا۔ان کے نزدیک سارا وجود انہی سے ترکیب شدہ ہے۔انہوں نے امراض اور تشخیص امراض کو اپنے انداز میں تقسیم کیا ہے، یہ تقسیم تجرباتی طور پر بہت کامیاب اور مفید ثابت ہوئی ہے،مشکل اور ہٹیلے قسم کے امراض معمولی سی کاوش سے تشخیص کئے جاسکتے ہیں، جب ایک مرض کی تشخیص ہوجائے تو اس کا علاج کہیں نہ کہیں سے ہوہی جاتا ہے۔پورا جسم۔اعصابی۔عضلاتی۔۔غدی۔۔اشیا پر مشتمل ہے،انہی تین اشیاء کی کمی زیادتی انسان کو بیمار کرتی ہیں،ان کا اعتدال صحت کہلاتا ہے،جیسا کہ پہلے مختصرا بتایا جاچکا ہے کہ نبضوں کو چھ قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے۔زیادہ لکھنے کی ضرورت تونہیں تھی لیکن نئے آنے والے طلباءاس کے متمنی تھے تا کہ وہ تشخیص احسن انداز میں کرسکیں۔

(ا)اعصابی عضلاتی۔۔

یہ بلغمی نبض ہے جو پانی کا مزاج رکھتی ہے اور ذائقہ کے لحاظ سے الکلی ہے۔اس نبض کو دیکھتے وقت پانی کے خواص کو ذہن میں رکھیں پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔نرم ہوتا ہے۔رفتار کے لحاظ گہرائی کی حامل ہوتی ہے۔یہ گہرائی کی وجہ سے دقت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے جسے انگوٹھے کے نیچے ایک انگلی پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔دباؤ میں نرم۔سرد اور گہرائی محسوس کی جاسکتی ہے۔جیسے پانی ٹھنڈا،نرم۔گہرا ہوتا ہے ایسے ہی اعصابی عضلاتی نبض کو سمجھیں۔

مزید یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کی نبض اعصابی عضلاتی محسوس ہوتو عمر کے لحاظ سے حکم لگایا جاسکتا ہے مثلاً کم عمر کی نبض دیکھ کر اعصابی عضلاتی ہونے کی صورت میں بلغمی کھانسی بلغمی دست۔ٹھنڈ کی وجہ سے پسلیوں کا سکڑاؤ۔مرض ڈبہ وغیرہ کی تشخیص کی جاسکتی

ہے۔یہی نبض جوان مرد کی ہوگی تو۔بلغمی کھانسی۔بلغمی نزلہ۔جریان (دھات) قوت باہ کا ضعف۔نیند کا غلبہ۔نسیان۔سر کا بوجھل پن۔سردرد۔پیشاب کی زیادتی تشخیص کی جاسکتی ہے۔مریض کے چہرے کا رنگ زردی مائل سفید اور اس پر غیر محسوس ورم۔سانس میں حدت۔منہ کا ذائقہ کبھی تلخ کبھی کھاری محسوس ہوتا ہے۔نیند کی کمی پیشی اور بے چینی کے ساتھ آتی ہے۔پیشاب کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے۔مرگی بھی اسی تحریک میں پڑتی ہے،کانوں میں رطوبات کی کثرت کی وجہ سے بہرا پن پیدا ہونے لگتا ہے۔تالو سے کھاری قسم کی رطوبات بھی اسی تحریک میں گرتی ہیں۔آنکھوں سے پانی کا جاری ہونا اور ڈھیلا پن۔زبان کا پھول جانا۔ذائقہ کا احساس نہ رہنا۔ضعف قلب۔پستانوں میں دودھ کی کثرت۔سنگرہنی۔تخمہ تلی کا بڑھ جانا،ہلکا ہلکا بخار رہنا۔بستر پر پیشاب کردینا بھی اسی تحریک کا مظہر ہوتے ہیں،جوانوں میں استرخائے عضو۔عضوئے تناسل کا پھولنا۔جریان منی۔اختناق الرحم،رحم کا لٹک جانا وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔بچوں میں یہ رطوبات کثرت سے پیدا ہوں تو ان کی جلد کے اندر یہ مواد جمع ہوجاتا ہے جس سے تورکی مبارکی۔خسرہ وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے۔

(اعصابی عضلاتی علامات)

اگر نوجوان عورت اعصابی عضلاتی نبض کی حامل ہوگی تو مندجہ بالا جوان مرد کی علامات کے ساتھ بلغمی لیکوریا کی مریضہ بھی ہوگی۔خصوصی طور نمونیا۔سرسام وغیرہ تشخیص کئے جاسکتے ہیں۔اسی طرح بڑی عمر کے لوگ جو اکثر اعصابی عضلاتی امراض میں مبتلا رہتے ہیں کیونکہ غدی نظام کمزور ہوکر دردیں شروع ہوجاتی ہیں،حرارت کی کمی ہوجاتی ہے۔سردی کا غلبہ ہوتا ہے۔اعضائے رئیسہ کمزوری محسوس کرتے ہیں اور باہ کا فقدان رہتا ہے۔مثانہ کی جھول کی وجہ سے اکثر پیشاب کی کثرت رہتی ہے اور سلسل البول کا مرض لاحق ہوجاتا ہے۔

لبلبہ بھی جگر سے گرمی حاصل کر کے کام کرتا ہے لیکن اسے پوری طرح گرمی نہیں ملتی جس کی وجہ سے وہ کمزور ہوکر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مریض شوگر کا مریض کہلانے لگتا ہے۔ یہ بلغمی رطوبات کثرت سے پیدا ہونے کے سبب دماغ سے گرنا شروع ہوجاتی ہیں اگر اس کا تدارک نہ ہوتو یہی بلغم پھیپھڑوں میں گر کر جم جاتا ہے جس کے سانس لینے میں دشوار ہوتی ہے، اسے دمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ الکلی رطوبات اگر دیگر اعضا کی طرف پھر جائیں تو فالج لقوہ۔ کراز، تشنج، لو بلڈ پریشر جیسے موذی علامات جنم لیتی ہیں۔ طبیب کو چاہیئے کہ عمر کے لحاظ سے اور دیگر علامات سے آنکھ نہ پھیرے سب کو ملا کر کوئی تسلی بخش حکم لگائے اور مناسب نسخہ تجویز کرے۔ بچوں بڑوں اور مرد و عورت وغیرہ کا لحاظ کر کے اپنی عزت میں اضافہ کریں۔ علاج کے لئے درجہ بدرجہ ادویات تجویز کی جاسکتی ہیں۔ کچھ اناڑی قسم کے لوگ بھاری اور تیز ادویات کو استعمال کرنے کے عادی ہوتے ہی جبکہ ادویات ہمیشہ کم درجہ سے اوپر کی طرف اثرات والی استعمال کرنی چاہئیں۔

اعصابی پتھریاں۔

(۱) اس قسم کی پتھریوں کی شکل کھردری اور کانٹے دار ہوتی ہے (۲) ایسے مریضوں کا پیشاب ہمیشہ رقیق وسفید آیا کرتا ہے (۳) ایسے مریض بسا اوقات شوگر کے بھی مریض ہوتے ہیں (۴) اکثر اوقات پیشاب جل کر آتا ہے (۵) مریض درد گردہ میں بھی مبتلا پایا جاتا ہے (۶) ایسے مریضوں کو قبض شاذ و نادر ہی ہوتی ہے (۷) ایسی پتھریاں اکثر اوقات مثانے گردہ وغیرہ میں بڑھتی رہتی ہیں۔

اعصابی پتھری کا علاج

ہوالشافی۔ قلمی شورہ تیس گرام۔ تخم کاسنی پچاس گرام۔ جوکھار پچاس گرام۔ سب کو باریک کر کے رکھ لیں (غدی اعصابی ہے) پیشاب کا جل کر آنا۔ پیشاب کا بند ہونا۔ درد

گردہ درد مثانہ۔ سوزاک اور بلڈ پریشر کے لئے مفید دوا ہے اس سے اعصابی پتھریاں ٹوٹ کر نکل جاتی ہیں (تحقیقات علم المجربات)

(۲) عضلاتی اعصابی۔

یہ سوداوی مزاج رکھتی ہے اور سودا کا مزاج مٹی والا ہے۔ اس نبض کو دیکھتے ہوئے مٹی کے خواص کو ذہن میں رکھیں اور کیمیاوی لحاظ سے تیزاب (ایسڈ) کے خواص کو ذہن میں رکھئے جب ترشی اور بلغم آپس میں ملتے ہیں تو بخارات جنم لیتے ہیں۔ سودا کی زیادتی خون میں ترشی پیدا کر کے تناؤ کا سبب بنتی ہے، یہی وجہ ہے کہ عضلاتی اعصابی ابھر کر اوپر آجاتی ہے اور قوام کے لحاظ سے سخت اور ٹھوکر کے لحاظ سے قوی ہوتی ہے، تھوڑی سی تیزی لئے ہوئے ہوتی ہے، اس نبض کو آپ انگوٹھے کی جڑ کی طرف سے دو یا اڈھائی انگل کے نیچے دیکھ سکتے ہیں، کلائی پر انگلیاں رکھتے ہی اس کی ٹھوکر محسوس ہونے لگ جاتی ہے، بلند اور طویل ہوتی ہے، یہ جسم میں خشکی اور سوداویت کا اظہار کرتی ہے۔ اس نبض میں منہ کا ذائقہ ترش۔ کڑوا محسوس ہوتا ہے اگر عمر اور جنس کے لحاظ سے نبض پر غور کیا جائے تو علامات کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔

عضلاتی اعصابی

اگر بچے کی ہوتو عضلاتی زہر سے رطوبات صالحہ میں نچوڑ پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی دست اور کبھی الٹی، دست ہوکر انتہائی کمزور ولاغر ہوجاتا ہے، مریض کا چہرہ گوشت سے خالی ہوجاتا ہے اور پورا وجود ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آنے لگتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے دکھائی دینے لگتے ہیں، کانوں کی لوئیں مرجھا جاتی ہیں اور بے حس ہوجاتی ہیں جن میں دبانے سے درد محسوس نہیں ہوتا، اس مرض کو سوکڑا (دق الاطفال) کہا جاتا ہے۔ اس مرض میں آملہ خشک اور دہی ملا کر دینے سے یہ مرض دور ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ آنتوں میں غلیظ ریاح

جمع ہوکر بچے کو بے چین کئے رکھتی ہیں جس کی وجہ سے بچہ پر ام الصبیان کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔آنکھیں ایک جگہ جم جاتی اور ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہوجاتے ہیں۔اس پریشانی سے بچنے کے لئےلہسن کے پانی میں نمک ملا کر دینے سے بچہ کی ریاح خارج ہوکر سکون مل جاتا ہےاور حکیم کا بھرم رہ جاتا ہے۔

عضلاتی اعصابی نبض۔

جوان کی ہوگی تو مریض مجلوق ہوگا۔یا منی سے متعلقہ اعضا میں سوزش ہوگی اور سکیٹر کی وجہ سے احتلام کا مرض ہوگا۔سانس کی تنگی عضلاتی دمہ۔عضلاتی بخار۔معدہ کی ترشی کی وجہ سے تبخیر معدہ،ہوا کی بندش سخت قبض اور بڑھی ہوئی صورت میں بواسیر معلوم کئے جاسکتے ہیں۔پیٹ گڑگڑاہٹ۔کھٹی ڈکاریں۔گیس کی وجہ سے سخت بے چینی۔ناک کان کی خارش۔بند نزلہ۔ناک کے غدودوں کا پھیلاؤ جس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔زبان سیاہی مائل سفیدی۔زبان کی خشکی اور پھٹنا۔گلوں کے غدودوں کا پھولنا۔باری کا بخار فضلے میں کینچوے۔قولنج۔بیٹھتے وقت جوڑوں کے دردوں میں شدت اور چلتے وقت کمی ہوجاتی ہے۔جلدی طور پر خارش۔چھلکے اترنا۔وغیرہ۔اگر یہی نبض عورت کی ہوگی تو ورم رحم اوررحم کے تناؤ میں مبتلا ہوگی،رحم کا منہ ایک طرف کھنچ جائے گا،بیضہ دانی کی نالیاں دب کر حمل کا امکان ختم ہوکر رہ جاتا ہے،عورت بانجھ پن کا شکار ہوجاتی ہے۔جسم پھولنا شروع ہوجاتا ہے۔ماہواری داغوں کے ساتھ ایک آدھ دن تکلیف کے ساتھ آتی ہے۔تبخیر معدہ۔قبض۔چہرے پر سیاہ داغ خارش جیسی علامات تشخیص کی جاسکتی ہیں۔

عضلاتی اعصابی نبض والے بڑے بوڑھے۔

عضلاتی دمہ۔ترشی کی وجہ سے جوڑوں اور رباط کی سختی کھنچاؤ۔جوڑوں کا درد۔منی کی پیدائش میں کمی۔عضلات خشکی وجہ سے لٹکاؤ کا شکار ہوجاتے ہیں،چہرے،گردن،پیٹ

پر جھریاں نمودار ہوجاتی ہیں اور بڑھاپے کی علامات یکے بعد دیگرے آگھیرتی ہیں۔۔

پتھریاں:

جس طرح امراض مختلف اقسام میں منقسم ہیں۔پتھریوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

اب ہم عضلاتی پتھریوں کے بارے میں بتاتے ہیں عضلاتی پتھریاں دراصل بورک ایسڈ کی بڑھی ہوئی صورت ہوتی ہے اس کی کچھ علامات بیان کرتے ہیں(۱)بورک ایسڈ کے مریض کا دل قدرے تیزی سے دھڑکتا ہے(۲)سودا کی کثرت جسم کے رنگت سیاہی مائل ہوجاتی ہے(۳)پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے(۴)پیشاب کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے(۵)پیشاب جل کر نہیں بلکہ خون آلود بغیر تکلیف کے آتا ہے(۶)ان کی کثیر تعداد ہوتی ہے ریت کے ذروں کی طرح سینکڑوں ہوتی ہیں(۷)اکثر پتھریاں پیشاب کی راہ گدھلے پن کی صورت میں خارج ہوتی رہتی ہیں۔

عضلاتی پتھریوں کا علاج

ہوالشافی۔لونگ۔ابہل۔مصبر۔سورنجان تلخ۔افیون۔ہر ایک ہم وزن ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں،دن میں تین بار ایک ایک گولی۔عضلاتی غدی ہے۔گردہ کی ریح۔معدہ کی گیس۔جوڑوں کا درد،جمی ہوئی اور غلیظ بلغم کے لئے اکسیر ہے۔

دوسرا نسخہ

ہوالشافی۔۔نمک خوردنی ایک کلو۔جمال گوٹہ دس گرام۔پہلے جمال گوٹہ کو تیل کی مانند پیس لیں اس کے بعد تھوڑا تھوڑا نمک ملا کر پیستے جائیں،سارا نمک شامل کرکے تیار کرکے محفوظ کرلیں۔پانچ سے دس گرین کے کیپسول بھرلیں(غدی عضلاتی ہے)بورک ایسڈ اوراس سے بننے والی پتھریوں کا جانی دشمن ہے۔تیزاب وترشی سے بننے والی ہر چیز کو نیست و نابود

کر دیتی ہے۔قبض کشا۔ہاضم۔کاسر ریاح ہے احتلام کی مجرب دوا ہے۔اس کے علاوہ اس بیماری میں عضلاتی غدی ہر قسم کے نسخہ جات مؤثر ہیں۔

۳۔غدی عضلاتی۔۔۔

یہ صفرا کی کیمیاوی نبض ہے۔اس کے خواص جاننے کے لئے آگ کی تاثیر کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔سب کو معلوم ہے کہ حرارت ہر چیز کو پھیلا دیتی ہے، اسی طرح صفرا بھی شریانوں کو پھیلا دیتا ہے، یہ نبض پھیل کر طوالت میں تین یا چار انگلیوں تک کئی بار اس سے بھی آگے تک محسوس کی جاتی ہے۔گرم محسوس ہوتی ہے، اسے درمیان میں محسوس کیا جا سکتا ہے، کوئی بھی گرم چیز نرم ہوتی ہے اس لئے یہ نبض نرم ہوتی ہے، اس نبض کی ضربات فی منٹ 96 تک محسوس کی جا سکتی ہیں۔اس کی خصوصیات میں گرمی اور تیزی ہے۔اگر نبض کی ٹھوکر تھوڑا سا دباؤ دینے پر محسوس ہو اور یہ طویل ہو نہ چھوٹی ہو تو ایسی نبض غدی کہلاتی ہے جو جسم میں صفرا و حرارت کی نشان دہی کرتی ہے۔منہ کا ذائقہ چرپرا۔نمکین محسوس ہوتا ہے۔

اگر یہ نبض کسی بچہ میں پائی جائے تو بچہ اکثر عطاس (پیاس) گرمی سے بے چینی اور ٹھنڈک میں راحت محسوس کرتا ہے۔ہرے پیلے دست۔کبھی زرد رنگ کی کڑوی الٹیاں دیکھنے کو ملتی ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی جاتی ہے، ہلکا ہلکا بخار ہر وقت محسوس ہوتا ہے۔ایسے مریض کو اعصابی عضلاتی مرکبات بے حد مفید رہتے ہیں۔اگر مناسب تدارک نہ کیا جائے تو یہ زہر پتے کے راستوں کو مسدود کر کے یرقانی کیفیت پیدا کر دیتی ہے، صفراوی زہر عضلاتی (سرخ) خلیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔جب یہ خلئے کمزور ہو جاتے ہیں تو مریض کو بار بار خون دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ایسے مریض کو فولادی مرکبات نہیں دینے چاہئیں کیونکہ جب فولادی مرکبات سرخ خلئے پیدا کریں گے تو صفراوی زہر انہیں تباہ کریں گے جب یہ سلسلہ بڑھے گا تو مریض ہلکان ہو جائے گا ایسی صورت میں مریض تلف بھی ہو سکتا ہے۔

اگر یہ نبض جوانوں میں پائی جائے تو ذکاوت حس۔سرعت انزال[2]۔سوزاک کا مرض ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ صفراوی بخار۔یرقان۔استسقا۔غدی دمہ۔غدی کھانسی ہو سکتی ہے جس میں انتہائی نمکین بلغم خارج ہوتا ہے، پتے کی پتھریاں۔گردے مثانے کی پتھریاں بھی ہو سکتی ہیں۔علاج کے لئے غدی اعصابی مرکبات کام کرتے ہیں۔جب صفراوی زہر بڑھ جاتا ہے تو عضلات حرکات سے معذور ہو جاتے ہیں جس کو جدید زبان میں (ایڈز) اور طبی زبان استرخاً کہا کرتے ہیں۔عضلاتی تحلیل مریض کو چلنے پھرنے سے بھی روک دیتی ہے ،ایک وقت ایسا آتا ہے کہ مریض گردن تک ہلانے سے معذور ہو جاتا ہے۔آنتوں میں حرکت نہ ہونے کی وجہ سے ان کا نچوڑ ختم ہو کر رہ جاتا ہے، رفتہ رفتہ انسان بالکل معذور ہو کر رہ جاتا ہے یہی نہیں صفراوی زہر دل کی جھلیوں میں رطوبات کو جمع کر دیتا ہے اور دل کی جھلیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ابتدائی طور پر چھوٹے جوڑوں کا درد۔نقرس، گیٹھیا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔لعابی مادہ ختم ہو کر جوڑوں کو پتھرا دینے کا سبب بنتا ہے۔رباط سے لعابی مادہ ختم ہونے کی وجہ سے انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں ایسے مریضوں کو سخت کھانسی اٹھتی ہے۔آکسیجن کم جذب ہوتی ہے۔امراض دل اکثر اسی نبض میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔

(غدی عضلاتی علامات)

صفرا کی تیزی سے سر درد ہوتا ہے غدی سرسام بھی ہوتا ہے اس کے اثرات سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں، سوزش کی وجہ سے آنکھوں میں ناسور کا خطرہ رہتا ہے۔غدی نزلہ سے انتہائی نمکین بلغم خارج ہوتا ہے جو ناک کی نرم جھلی کو چھیل کر رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے۔سانس انتہائی گرم ہوتا ہے ناک صاف کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

غدی پتھریاں۔

یہ پتھریاں صفرا کی بگڑی ہوئی صورت ہوتی ہیں۔ان کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے(۱)ان پتھریوں میں سختی نہیں پائی جاتی یہ نرم ہوتی ہیں(۲)ان کی شکل بیضوی ہوتی ہے(۳)یہ نرم ہونے کی وجہ سے گردہ میں کم اور مثانہ اور پتے میں زیادہ پائی جاتی ہیں (۴)عمومی طور پر ایسی پتھری والے کا پیشاب زردی مائل ہوتا ہے(۵)ایسے مریضوں کو نہ کھل کر پیشاب آتا ہے اور نہ پاخانہ بلکہ سب ٹوٹ ٹوٹ کر آتے ہیں جن میں جلن اور مروڑ شامل ہوتا ہے۔ایسی پتھریوں کو فاسفیٹ آف کیلشیم کہا جاتا ہے۔

غدی پتھریوں کا علاج

ہوالشافی: سنڈھ۔۔نوشادر۔مرچ سیاہ۔دس دس گرام۔ثنا مکی۔تیس گرام ریوند عصارہ آٹھ گرام۔حبوب نخودی تیار کرلیں بوقت ضرورت عرق مکو یا شہد ملے پانی سے دیں ۔غدی اعصابی ہے)ہر قسم کے اندرونی و بیرونی ورموں کا تریاق ہے۔صفرا جم کر پتھریلی صورت اختیار کر جائے تو اسے پانی بنا کر بہا دیتا ہے۔درد پتہ کا تریاق ہے۔صفرا کا بے ضرر مسہل ہے۔۔

دوسرا نسخہ۔

سہاگہ۔نوشادر۔تخم مولی۔زیرہ سفید۔الائچی خورد۔سقمونیا۔سب کو باریک کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں(غدی اعصابی ہے)بوقت ضرورت ایک سے دو گولیاں عرق سونف یا سادہ پانی سے دیں،اماس۔استسقا،گردہ مثانہ،پتہ کی پتھریوں کو خارج کرنے میں لاجواب ہے۔جسم میں کسی جگہ پانی پڑ جائے اسے نکالنے میں تریاق صفت ہے۔

2

۴۔غدی اعصابی نبض

یہ نبض گرم تر غدی نظام کی مشینی تحریک ہے اس میں صفراء پیدا ہوتا ہے، پیدا ہو کر فالتو خارج بھی ہوتا رہتا ہے،صفرا کی تکلیف دہ حالت میں اس کا علاج کیا جاتا ہے۔صفرای تیزی کی وجہ سے بائیں طرف سر کا درد،غدی سرسام،آنکھوں کی پتلیاں پھیل جانا،پلکوں سے آنکھوں کے کونوں کا زخمی ہونا،انتہائی تیز نمکین رطوبت اکثر لعاب دار جھلیوں میں خراش کا سبب بنتی ہے جس کی وجہ سے ناک سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے،ناک صاف کرنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے،زبان کے عضلے پھیل کر بطلان ذائقہ کا سبب بنتے ہیں، نگلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے،تالو سے نمکین رطوبت کی تراوش کھانسی کا سبب بنتی ہے، یہ دورہ غدی دمہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے، دماغ اور حلق تالو سوزش ناک اور متورم ہوتا ہے،جس سے چہرہ کا ورم دیکھنے کو ملتا ہے،ضعف قلب بلڈ پریشر کی وجہ سے ہوتا ہے،دل پھیل جاتا ہے،پستانوں میں سوزش و جلن کا سبب دودھ ہوتا ہے جو بچوں کو ہرے پیلے دستوں میں مبتلاء کر دیتا ہے، آنتوں اور معدہ مین جلن،آنتوں میں صفراوی تیزی کی وجہ سے آؤں اور خون آتا ہے، بھوک بے حد زیادہ ہو جاتی ہے۔جگر متورم ہو جاتا ہے، پیشاب میں جلن،گردوں میں درد و بوجھ،مثانہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے سلسل البول،مثانہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے قطرات کو نہیں روک سکتا ہے،سرعت انزال،سوزاک،ضعف باہ،خصیوں کا سکڑنا،مادہ تولید میں سے جرثوموں کا زندہ نہ رہنا۔عورتوں میں،رحم کی سوزش،غدی لیکوریا جس میں سے زرد رنگ کی سیلانی رطوبت خارج ہوتی ہے ، یہ رطوبت عورت کے اعضاء میں خراش پیدا کر دیتی ہے،کانچ نکلنا،بواسیری مسوں سے خون رسنا،جلد پر صفراوی سوزش،جلن دار خارش،جلد پر زرد رنگ کی پھنسیاں ، رزد رنگ کی انتہائی تلخ الٹیاں،جگر کے ورم کی وجہ سے اکثر بخار رہنا،وبائی امراض میں طاعون بھی اسی تحریک میں ہوتا ہے،قارورے کا رنگ سفیدی مائل

زرد،جلن کے ساتھ مقدار میں کم آتا ہے۔نبض اعصابی کی طرح نہ تو گہری ہوتی ہے اور نہ عضلاتی کی طرح ابھری ہوئی ہوتی ہے، یہ نبض متوسط ہوتی ہے تڑپ کے لحاظ سے تین انگلیوں یا اس سے آگے تک حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔لمس کے اعتبار انتہائی گرم ہوتی ہے رفتار میں غدی عضلاتی کی نسبت ضربیں کمزور ہوتی ہیں، رطوبت کی وجہ سے یہ نبض غدی نبض سے تھوڑی سی موٹی ہوتی ہے۔

۵۔عضلاتی غدی نبض:

یہ نبض تین انگلیوں کے نیچے تڑپتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔قوام کے لحاظ سے عضلاتی کی نسبت قدرے کم ہوتی ہے۔لمس کے لحاظ سے گرم و تیز رفتار ہوتی ہے قارورہ کا رنگ زردی مائل سرخ مقدار میں کم، ہلکی جلن والا ہوتا ہے، پیشاب پر جھاگ بالکل نہیں آتی، تحریک کی تیزی میں کبھی پیشاب سیاہی مائل بھی ہوتا ہے۔بے خوابی، سر میں بوجھ یادداشت کی کمی، حرام مغز کے مقام پر تناؤ، خشکی کی وجہ سے شریانوں میں سکیڑ جو بلڈ پریشر کا سبب بنتا ہے، تشنج، رعشہ، فالج وغیرہ مہلک امراض کا سبب بنتا ہے، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے آنکھوں کے ابھار میں کمی، سوداوی تناؤ کی وجہ سے کان کے پردوں میں کھچاؤ اور سماعت میں کمی، کانوں کے بیرونی طرف غدد میں سکیڑ سے غدد کا منہ بند ہونا جو کن پیڑے کا سبب بنتا ہے، سوداوی خشکی سے ناک بند ہوجاتی ہے، نکسیر آنا، ہونٹوں کا پھٹنا اور ان سے چھلکوں کا اترنا، ہونٹوں کی رنگت سرخ ہونے کے بجائے سیاہی مائل ہونا، زبان میں کی خشکی، ذائقہ میں کمی خون گاڑھے ہونے کی وجہ سے ترسیل کی کمی سے زبان کا کینسر، دانتوں میں خون کی غذا ترسیل نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں کا بوسیدہ ہونا، مسوڑوں کے سکیڑ سے دانتوں کا ہلنا، ماسخورہ جیسی تکالیف میں مبتلاء ہونا، گلے کا بیٹھ جانا۔خناق، خشک کھانسی کہ اس میں بلغم خارج نہیں ہوتا کھانسی کا دورے کے ساتھ اٹھنا، کچھ عرصہ بعد خشک دمہ میں تبدیل ہوجانا۔خشکی کی وجہ

سے پستانوں میں سکیڑ، ورم ہونا جو رِس کر جوف دار عضلات میں جمع ہوکر پیپ میں تبدیل ہوجاتا ہے، اس کی وجہ سے عورتوں میں کینسر اور مردوں کے پستانوں میں سکیڑ کی وجہ سے قوت باہ کا بطلان، احتلام، معدہ میں ترشی کی وجہ سے تبخیر معدہ، عضلاتی تعفنی بخار، ورم طحال وجگر، شدید قبض، خونی بواسیر، مقعد کی جلن، سوزش سے خصیوں میں سکیڑ، اعضائے تناسل کی کجی، ایسا جوڑوں کا درد جو آرام کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے، چلنے سے تکلیف میں کمی ہوتی ہے اس لئے کہ چلنے سے حرارے پیدا ہوتے ہیں جو لبریکیشن والے لعابی مادے کو تحلیل کرتے ہیں۔

٦۔اعصابی غدی (تر گرم) نبض

اعصابی غدی اعصاب کی کیمیائی تحریک ہے مزاج میں تر گرم ہے، نبض مقام کے لحاظ سے انتہائی گہری ہوتی ہے اس کی تڑپ انگوٹھے کے نیچے محسوس ہوتی ہے قوام کے لحاظ سے نرم جسمانی طور پر موٹی رفتار کے لحاظ سے سست ہوتی ہے۔

اس میں تری ہوتی ہے جس کی وجہ سے سر کا درد، نسیان، داء الکلب (کتے کاٹے کا جنون) بلغم کے گاڑھے پن کی وجہ سے مرگی کے دورے، کان کے پردے بلغمی رطوبات کی وجہ سے ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور سماعت کمزور ہوجاتی ہے، ناک و تالو سے کھاری رطوبات کا اخراج جس سے پھیپھڑوں کا استسقاء، کھانسی کا مسلسل دورہ بلغم کے رقیق ہونے سے عروق خشنہ میں بلغمی رطوبت سے بھر سے سانس کی تنگی، میٹھی یا کھاری بلغم کا اخراج، آنکھوں سے پانی کا اخراج اور ڈھیلے پن کا احساس، زبان کا پھول جانا، ذائقے کا نہ رہنا، خون میں حرارت کی کمی، ضعف قلب، شریانوں کے ڈھیلے ہوجانے کی وجہ سے لو بلڈ پریشر، پستانوں کا پھیل جانا، دودھ کی کثرت، مردوں میں انتشار کی کمی۔بھوک بند ہونا، سنگرہنی، جگر میں حرارت کی کمی سے ضعف جگر، تخمہ، حرات کی کمی کی وجہ سے ہلکا بخار رہنا، طحال میں سودا کے سکون کی وجہ سے لبلبہ کے نظام میں خلل آجانے کی وجہ سے شوگر کا ہونا، پیشاب کی زیادتی۔رات کو بستر

پر پیشاب خارج ہونا۔ کثرت رطوبات گردوں کے فطری عوامل میں سست پڑ جاتے ہیں اور اعضائے تناسل پھول جاتے ہیں جس کی وجہ سے جریان منی کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔

عورتوں میں رطوبات کی زیادتی اور اعصابی زہر کی خراشوں کی صورت میں اعصابی لیکوریا، اختناق الرحم اور استرخائی حالت میں رحم کا جھول کر لٹک جانا وغیرہ دیکھنے کو ملتا ہے جب اعصابی رطوبتیں جب اعصابی تحریک کی وجہ سے رطوبتیں متعفن ہوجاتی ہیں تو خسرہ، تورکی، مبارکی، جدری جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جنہیں طبیعت مدبرہ ختم کرنے کے لئے بخار پیدا کرتی ہے۔ جسم پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے، بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے، پیشاب کا رنگ سفید ہلکا زردی مائل ہوتا ہے۔

تبخیر معدہ یا دھرن۔۔ناف پڑنا۔

علامات۔ پیٹ میں ہوا کا دباؤ اس قدر ہوجاتا ہے کہ پاخانہ آتا ہے اور نہ ہی ہوا خارج ہوتی ہے جس سے ہروقت پریشان رہتا ہے گھبراہٹ بے چینی گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ بھوک کبھی زیادہ تو کبھی بالکل نہیں لگتی بدبودار ہوا کا اخراج جاری رہتا ہے۔ مریض وہمی ہوجاتا ہے اپنی مرض کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔ جسم میں مختلف قسم کی دردیں بیان کرتا ہے۔ کچھ لوگ تو اس قدر وہمی ہوجاتے ہیں کہ سر درد بتاتے ہیں تو معاً کہتے ہیں اب درد چل کر ٹانگوں میں آگیا ہے۔ جہاں ہاتھ رکھیں وہیں درد بتانے لگتے ہیں۔ کچھ تو یہاں تک بھی کہہ جاتے ہیں کہ میرے وجود میں مرغ تیتر بٹیر ناچتے پھرتے ہیں۔ دماغ پر زبردست بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ کبھی ڈکاریں آنا شروع ہوجاتی ہیں۔ سارا جسم ہوا سے بھرا ہوا ہے بے چینی سے نیند نہیں آتی مردانہ قوت ختم یا بہت کم ہوجاتی ہے۔ مریض کا رنگ سیاہی مائل ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ چہرے پر سیاہ دھبے ظاہر نے لگتے ہیں۔

اس مرض کی تشخص

اس مرض کو اگر بذریعہ تشخیص کرنا چاہیں تو اعصابی عضلاتی یعنی جحم میں موٹی۔ رفتار میں سست ڈھیلی رسی کی طرح ادھر ادھر حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوگی۔ اور اس کا پیشاب ہلکا زردی مائل اور کبھی پانی کی طرح سفید ہوا دوسری صورت میں عضلاتی اعصابی یعنی جحم میں موٹی رفتار میں تیز کسی ہوئی رسی کی مانند ہوتی ہے اگر اسے ادھر ادھر کیا جائے تو انگلیوں کا مقابلہ کرتی ہے یہ نبض تیز اور باریک ہوجاتی ہے اگر ایسا ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھنا چاہیے۔ اس نبض والے کا پیشاب سفیدی مائیل اور کبھی سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔۔

سب سے پہلے تو انسان اپنی خوراک کی طرف توجہ دیں اور ایسی اشیا کا استعمال ترک کردیں جو گیس کا سبب بنتی ہیں کیونکہ تبخیر ایک اصول کے مطابق ہوتی ہے مثلاً جب بارش ہوتی ہے تو فطرت اس پانی کو عمل تبخیر کے ذریعہ گیس بنا کر اڑاتی ہے جس سے سارا پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے اسی طریقہ سے ہم تبخیر کا علاج کرسکتے ہیں یعنی ایسی غذاؤں کا استعمال جو گیس کو ختم کریں استعمال کرکے تبخیر کا علاج کیا جاسکتا ہے ایسے میں عضلاتی ادویات کا استعمال مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ رہی دوسری صورت عضلاتی اعصابی تحریک تو اس میں سردی خشکی ترشی اور تیزابیت والی غذائیں کھانے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا تعفن وخمیر پیدا کرکے ریاح و گیس کا سبب بنتا ہے جسے تبخیر معدہ کا نام دیا جاتا ہے

کچھ غذائی علاج بتانا مفید ہوگا۔

آملہ کا مربہ یا انڈہ فرائی کھا کر قہوہ پی لیں۔ سالن میں گوشت انڈے۔ اچار پکوڑے، ٹماٹر بیسنی روٹی وغیرہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ شام کے وقت کشمش اور بادام کھا کر اوپر سے قہوہ پی لیں جلد ہی علامات ختم ہوکر شفائی اثرات سامنے آنا شروع ہوجائیں گے۔

دوائی علاج

سب سے پہلے تو پیٹ کی سختی کو دور کریں وہ ایسے کہ۔۔گندم کا آٹا چار حصے۔تارا میرا ایک حصہ۔سرسوں کا تیل اور کھانے والا نمک حسب ضرورت لیکر معروف طریقہ سے حلوہ تیار کریں۔نیم گرم پیٹ پر لیپ کرلیں ٹھنڈا ہونے پر اتار دیں۔۔چوبیس گھنٹے بعد دوبارہ اسی انداز میں لیپ کریں۔ریاح کے مریض کو نیند کم آتی ہے یا بالکل نہیں آتی، مریض باتیں زیادہ کرتا، اپنی بات بار بار دوہرانے لگتا ہے، دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی شروع کردیتا ہے۔ایسے مریض کو دیسی گھی میں بادام جلاکر ہاتھ پاؤں کی مالش کرنا بہت مفید رہتا ہے، اس مرض میں۔تریاق تبخیر۔۔حب صابر۔حب مقوی خاص۔غدی عضلاتی مسہل۔غدی اعصابی ہاضم وغیرہ کام میں آنے والے مرکبات ہیں۔۔

بواسیر خونی کے نفسیاتی اسباب

عشقیہ گانے۔لذت ابھارنے والی تصاویر۔جانورں یا انسانوں کی عریاں تصاویر کا دیکھنا۔زیادہ دیر کرسی پر بیٹھنا، گرم ماحول ،گرم اشیا کا استعمال۔اچار پکوڑے۔تیز مصالحوں کا کثرت سے استعمال۔عورتوں میں حیض کی بندش یا بے قاعدگی ایام اس کا سبب ہوسکتے ہیں۔ایسے مریضوں کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں، دل گھبراہٹ محسوس کرتا ہے ۔ پیشاب سرخ رنگ اور زردی مائل آتا ہے، پیشاب میں جلن محسوس ہوتی ہے، نبض پانچ سے چھ انگل تک محسوس ہوتی ہے، موٹے آدمیوں میں تین سے چار انگل تک ۔ایسے مریض خشکی کا شکار ہوتے ہیں اس لیے نیند بھی کم آتی ہے۔آج کل چٹپٹی چیزوں کا عام رجحان ہوچلا ہے کھٹی اور چٹ پٹی اشیا تیزابی اثرات کی حامل ہوتی ہیں جو خون میں تیزابیت اور سوزش وغیرہ پیدا ہونے کا سبب بنتی ہیں، طبی لحاظ خونی بواسیر عضلاتی غدی تحریک ہوا کرتی ہے، اگر مسے پیدا ہوجائیں تو زیادہ تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔خشکی کی

وجہ سے قبض معمول بنتی ہے اگر یوں کہا جائے کہ بواسیر قبض کی بگڑی ہوئی شکل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔۔

یاد رکھیئے جسم کے بڑھے ہوئے غدود اگرا پریشن کرکے نکل بھی دیئے جائیں تو کچھ عرصہ کے بعد پھر سے نمودار ہوجاتے ہیں۔۔کچھ لوگ مخدرات و مسکنات کے ذریعہ سے وقتی طور پر خون روک دیتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد پھر سے خون شروع ہوجاتا ہے طویل عرصہ تک مریض یوں ہی تخت مشق بنا رہتا ہے۔۔ایسے مرض کو اگر غدی عضلاتی اشیاء استعمال کرائی جائیں تو مریض کی اس بیماری سے گلوخلاصی ہوسکتی ہے ۔ذیل میں ایک نسخہ تحریر خدمت دوستاں ہے جو خون آنے کو بھی روکتا ہے اور مسے بھی ختم ہوکر رہ جاتے ہیں، پاخانے کے وقت ہونے والی تکالیف کافور ہوجاتی ہیں۔اسے ایک ایک گرام کھانے میں استعمال کریں ،ویزلین میں ملاکر مسوں پر لگائیں۔یقیناً شفا ہونے پر مریض ہمارے لیے ضرور دعائے خیر کریں گے۔۔۔نسخہ بواسیر

ہوالشافی۔۔گندھک آملہ سار تیس گرام۔۔نوشادر دس گرام۔۔سہاگہ دس گرام شورہ قلمی دس گرام۔۔سب کو باریک پیس کر ایک ایک گرام دن میں تین بار نیم گرم پانی سے کھائیں۔اگر خون اور تکلیف کی شدت ہوتو ذیل کا نسخہ مؤثر رہے گا۔۔

ہوالشافی۔افیون ایک حصہ۔اجوائین دو حصے۔رسونت چار حصے۔سب کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔پانچ گرین یا نصف گرام کیپسول میں بھر کر صبح وشام استعمال کرائیں۔تین گرام مسوں اور مقعد پر خشک ہی لگائیں۔لگاتے ہی چند منٹوں جلن و درد رک جائے گا۔

حضرت مجدد الطب بواسیر کے بارہ میں لکھتے ہیں" نظریہ مفرد اعضاء کے تحت بواسیر کا علاج یہ ہے کہ بواسیر عضلاتی تحریک اور سوزش ہے، اس کا علاج غدی تحریک ہے جس کا مرکز جگر ہے اگر ریاحی بواسیر ہے تو عضلاتی اعصابی ہے اور خونی ہے تو عضلاتی غدی ہے ریاحی کو

غدی عضلاتی تحریک دیں بس آرام آجائے گا،خونی میں عضلاتی غدی تحریک پیدا کریں شفائی اثرات سامنے آنا شروع ہوجائیں گے،اس مقصد کے لئے ادویہ واغذیہ میں مطابقت ہونی چاہئے ایک نکتہ ذہن میں رکھئے اگر مسے ہوں خون آئے یا نہ آئے بواسیر خونی ہی ہوگی خون کی کثرت اس وقت ہوتی ہے جب طبیعت مدبرہ بدن اصلاح کے طور پر غدد کے فعل کو تیز کردیتی ہے“(تحقیقات تین انسانی زہر 471/1)

قانون صابر کا امتیاز

قانون صابرؒ طب کا وہ آئینی ڈھانچہ ہے جو چند الفاظ میں سما سکتا ہے۔ذہین انسان کو قانون صابر کے چند صفحات بڑی سی بڑی طبی کتب سے بے نیاز کرسکتے ہیں قانون صابر کو سمجھنے کے لئے اعلیٰ ذہانت، بروقت،فیصلہ اعتماد کی دولت اور خوشنودی رضائے خداوندی ضروری ہے۔

8

تشخیصات۔۔متعددہ۔

☆آسان طریقہ تشخیص۔۔۔۔

مفرد اعضا والے تین حیاتی اعضا(دل جگر دماغ) کے افعال پر رکھی گئی ہے۔یعنی سب امراض کو تین اقسام پر تقسیم کیا گیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ ہر مرض یا علامت انہیں تین اعضا کی تحریک وتحلیل وتسکین کا نتیجہ ہے۔اگر کوئی ان تینوں کے بارہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرلے گا وہ کبھی تشخیص کے معاملہ میں ناکام نہ ہوگا۔طب کے طلبا کے لئے کچھ وضاحت کئے دیتے ہیں مثلاً اگر بلغمی خلط جسم وخون میں جمع ہوجائے تو جسم کی رنگت سفیدی مائل ہوکر سفید یرقان پیدا ہوجائے گا اسی طرح اگر صفراوی خلط بڑھ جائے تو پیلیا(زرد یرقان)ہوجاتا ہے اور اگر خلط سودا بڑھے گا تو یرقان سیاہ(کالا یرقان)ہوگا۔رہا علاج کا سوال۔اس بارہ میں اتنی سی بات ذہن نشین کرلیں کہ جو چیز وجود میں بڑھ جائے اسے خارج کردو اور جو کم ہو اس کی کمی کو پورا کردو۔اگر سمجھنے کا موڈ ہو تو یوں سمجھو۔جہاں آگ لگ جائے تو اس کا تدارک پانی ڈال کر کیا جاتا ہے یا پھر اسے پانی ڈال کر بجھا دیا جاتا ہے۔جگر ایک گرم عضو ہے اگر اس میں تحریک پیدا ہوجائے تو چاہئے کہ دماغ(اعصاب)میں تحریک پیدا کردو یعنی رطوبات کی بارش کردو آگ بجھ جائے گی،مریض سکون کا سانس لے گا۔اسی طرح اگر کہیں سختی پیدا ہوجائے۔اس میں نرمی پیدا کرنے کے لئے اسے گرم کیا جاتا ہے کیونکہ سخت چیز سے کام لینے کے لئے گرم کرنا ضروری ہے اس لئے عضلاتی امراض کا علاج جگر کو تحریک میں لانا ہے۔جب سختی ٹوٹے گی تو مطلوبہ کیفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔یعنی ایسڈ،ترشی وغیرہ کا علاج صفرا پیدا کرنا ہے۔اسی طرح آپ کو معلوم ہے جہاں پانی بھر

جائے اسے خشک کرنے کے لئے ہمیں مٹی (سودا) کی ضرورت ہوگی۔ جب ہم مٹی ڈالیں گے تو تری ختم ہوکر مطلوبہ نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔اگر آپ نے یہ معمولی سی بات سمجھ لی تو سمجھو آپ کسی بھی مرض کا علاج آسانی کے ساتھ کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔ یہ قانون ہے کہ اعصابی تحریک سے عضلاتی نظام میں سکون پیدا ہوجاتا ہے اگر اس سکون کو توڑنا چاہیں تو عضلاتی نظام کو تحریک پیدا کرنا ہوگی کیونکہ خلط سودا کی پیدائش سے اعصابی رطوبتیں ختم ہوکر رہ جاتی ہیں۔ایسی صورت میں اگر اعصاب کا تعلق اگر جگر سے پیدا ہوجائے تو دماغ اپنی ٹھنڈک کی وجہ سے جگر میں سکون پیدا کردیتا ہے۔اس سکون کو توڑنے کے لئے جگر کا تعلق عضلات سے جوڑ دیں تو جگر عضلات میں تحلیل کرکے مضبوط ہوجاتا ہے اور دماغی رطوبات اعتدال پر آجاتی ہیں۔یعنی جہاں تسکین ہو وہاں تحریک پیدا کردیں تو مشکل امراض بھی چٹکی بجانے میں کافور ہوجائیں گے۔

انسانی جسم سے تشخیص۔

مشخص کو یاد رکھنا چاہئے کہ قدرتی انداز میں بنیادی طور پر تین رنگ پائے جاتے ہیں باقی دکھائی دینے والے رنگ انہی کے باہم امتزاج وملاپ سے ظہور پزیر ہوتے ہیں ایک معالج ومشخص کو رنگوں کے ملاپ وامتزاج کو ذہن نشین کرلینا چاہئے تاکہ معرفت اسمأ اور تشخیص امراض میں مددل سکے (1) اگر انسان کا چہرہ، زبان اور آنکھوں کی رنگت سفید ہو تو اعصابی تحریک ہوگی (2) اسی طرح انسان کا چہرہ ہونٹ زبان اور آنکھوں کی رنگت سرخ یا سیاہ ہو تو عضلاتی تحریک ہوگی (3) اسی طرح اگر ہونٹ چہرہ آنکھیں زرد رنگ کی ہونگی تو غدی تحریک ہوگی۔

چہرہ سے تشخیص:

چہرے کی رنگت سفید اعصابی سیاہی مائل یا سرخ عضلاتی اور پیلاہٹ غدی

تحریک کی علامت ہے

چہرہ سرخ۔کان سرخ کنپٹیوں پر بوجھ یا درد بلڈ پریشر کی دلیل ہے۔

چہرہ کا دائیں طرف مڑ جانا لقوہ (غدی عضلاتی) کی علامت ہے

چہرے پر سفید یا جلد کے رنگ کے موہکے عضلاتی اعصابی تحریک کو ظاہر کرتے ہیں۔

چہرے پر سیاہ تل عضلاتی غدی تحریک کی طرف واضح اشارہ ہے۔

چہرہ پر ایسے دانے جو جلدی نہ پکتے ہوں عضلاتی اعصابی ہوتے ہیں۔

چہرہ پر ایسے دانے جن کا حلقہ،اندر سے خون نکلے یا خون پیپ آمیز آئے عضلاتی غدی سمجھنا چاہئے

چہرہ پر نوکیلے دانے جن سے خالص پیپ برآمد ہوتی ہے غدی عضلاتی ہوتے ہیں۔

چہرہ پر ہونٹ کنارے زخم بننا، پک کر ختم ہوجانا کسی بڑے بخار کے جانے کی علامت ہے،

چہرہ موٹا اور گول ہونا کثرت گوشت وچربی کی علامت ہے۔

چہرے کا چوڑا ہونا۔رنگ برنگے کھانے کا شوقین معدہ کا مریض عضلاتی غدی ہوتا ہے۔

چہرہ دبلا ہونا کھانے کی کمی،رطوبات کی کمی عضلاتی اعصابی کے حامل ہوتے ہیں۔

چہرہ پر مردوں کے بال نہ آنا اعصابیت کی دلیل ہے (داڑھی اور مونچھ)

چہرہ پر کثرت سے بال عضلاتی تحریک میں ہوتے ہیں۔

عورتوں کے چہرہ پر بال آنا ہارمونز کی خرابی یا ایام کو جاری کرنے کے لئے انگریزی دوا کا اثر (عضلاتی غدی تحریک ہے)

چہرہ کی اداسی اور تفکر نامردی کی علامت ہے۔

چہرہ فکرمند امراض دل عضلاتی اعصابی تحریک والا ہوتا ہے۔

چہرہ ڈراؤنا ہونا جنون عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے۔

چہرہ کی رنگت پھیکی ہونا خون کی کمی کی علامت ہے (اعصابی)

چہرے پر آتشک کے نشان رنگ خاکستری ہونا اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔

چہرہ کا رنگ پیلا ہونا یرقان کی دلیل ہے غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

چہرہ کا رنگ سیاہ ہونا کالے یرقان عضلاتی تحریک کا مظہر ہوتا ہے۔

چہرہ کی سفیدی اور پھیکا پن یرقان سفید ہے اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔

چہرہ کا مرگی کے دورے کے وقت نیل گوں ہونا اعصابی تحریک کا مظہر ہوتا ہے۔

چہرہ پر بائیں رخسار پر سیاہ دھبے نظر آنا مرض سل غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

چہرہ کا دائیں طرف کا رخسار سرخ دکھائی دینا ذات الریہ عضلاتی اعصابی ہے۔

چہرہ رخسار پچک جانا امراض دق کی علامت ہے۔

چہرہ کا زردی مائل ہوتا جریان الدم غشی، سکتہ کی علامت ہے۔

چہرہ بے رونق ہونا عورتوں میں مزمن امراض رحم کی علامت ہے۔ عمر سے زائد محسوس ہونا۔

چہرہ کی زردی عورتوں میں خصیۃ الرحم غدی عضلاتی سے نمودار ہوتی ہے۔

چہرہ رخساروں کی غیر معمولی سرخی جس کے ساتھ رنگ اڑا ہوا ہو۔ ورم شش، اختلاج، عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔

چہرہ بخاروں میں سرخی مائل ہوجاتا ہے۔

ہونٹوں کا موٹا ہونا عضلاتی تحریک ہے۔

ہونٹوں پر ورم ہونا سوزش جگر کی علامت ہے۔

ہونٹوں پر غیر معمولی سرخی امراض شش کی علامت ہے۔

ہونٹوں پر سیاہی مائل پھنسی سوزش دماغ کی دلیل ہے۔

ہونٹ سفید ہو چکے ہوں قلت الدم کی دلیل ہے۔

ہونٹوں پر پیپڑی جم جانا سوزش معدہ کی دلیل ہے۔

اگر ہونٹوں پر زردی مائل سفید پپڑی جمے تو صفراوی غدی بخار کی علامت ہے۔

ہونٹ لٹک جائیں تو استرخاء کی علامت سمجھو۔

دونوں ہونٹ آپس میں نہ مل سکیں تو لقوہ سمجھو۔ عضلاتی اعصابی تحریک۔

آنکھوں سے تشخیص:

آنکھوں کے سفید حصے اگر میلے کچیلے دکھائی دیں تو عضلاتی اعصابی تحریک سوزش امعاء کی دلیل ہے

آنکھوں کے سفید حصے پیلے نظر آئیں تو یرقان اصفر غدی عضلاتی تحریک ہے

آنکھوں کے سفید حصے اگر سرخ نظر آئیں تو شراب نوشی یا سرسام، بلڈ پریشر ہائی، جنون یا تیز بخار ہے

آنکھیں بے رونق پھیکی، نیلاہٹ لئے ہوئے محسوس ہوں تو قلت الدم کی طرف اشارہ ہے۔

موت کے قریب۔ بے ہوشی پر آنکھیں بے نور یا دھندلی سی ہوجاتی ہیں۔

تیز نگاہوں سے دیکھنا دورہ مرگی سے قبل کی حالت یا حالت جنون کی علامت ہے۔

آنکھیں باہر کی طرف ابھر آنا۔ جگر کے سکڑاؤ یا غدہ ورقیہ کے بڑھنے کی علامت ہے۔

آنکھوں کی پتلیاں پھیل جانا سانپ ڈسے یا موتیابند کی علامت ہے۔

آنکھیں سوجھنا رمد چشم۔ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

مرگی یا اینٹھن میں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف گھوم جاتے ہیں۔

موروثی آتشک کے سبب آنکھوں کے قرینہ پر دھاریاں پڑجاتی ہیں۔ اعصابی تحریک۔

آنکھیں سرخ۔ کثرت چھینک۔ آنکھوں سے پانی آنا الرجی کی علامت ہے۔

آنکھیں اداس ہونا نامردی کی علامت ہے

بات کرتے وقت آنکھیں نیچے کی طرف جھکانے والے اکثر مجلوق ہوتے ہیں۔

آنکھیں تان کر باتیں کرنے والے اکثر شرابی ہوتے ہیں۔

اُٹھتے بیٹھتے وقت آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا تسکین غدد ہے۔

آنکھوں کے سامنے چنگاریاں محسوس ہونا تحریک غدد یا بلڈ ہائی کی علامت ہے۔

آنکھوں پر سفید جھلی آنا موتیا کی علامت ہے۔

کسی تحریر کا مطالعہ نہ کرسکنا ضعف بصارت کی دلیل ہے۔

آنکھوں کی پلکوں کے بال آنکھ کو زخمی کریں پڑبال کی علامت ہے۔

آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے،سوزش امعاء۔حمی مزمن۔تپ محرقہ معویہ۔مزمن سیلان۔جریان تسکین غدد کی علامت ہے

دائیں یا دونوں آنکھوں سے پانی بہنا سبل عضلاتی اعصابی کی دلیل ہے۔

ورم غشاء الدماغ اور تشنجی امراض میں کبھی انسان بھینگا بھی ہوجاتا ہے۔

روشنی سے نفرت ہونا سوزش دماغ اختناق الرحم کی علامت ہے۔

فاقہ کشی سے آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں کیونکہ رطوبات کم ہوجاتی ہیں۔

تمام مزمن امراض میں آنکھوں کی سفیدی سبزی مائل ہونے لگتی ہے۔

ورم غشاء الدماغ سے بچے بھینگے پیدا ہوتے ہیں۔

پیدائشی پیلی آنکھیں سوزاک کی زہر سے ہوتی ہیں پہلے کمزور پھر پیلے ہوتے ہیں آنکھیں زرد ہوجاتی ہیں۔

مٹھا تیلیہ کے زہر سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔اعصابی زہر ہے۔

آتشکی زہر کے سبب بچے معذور و نابینا پیدا ہوتے ہیں۔

بیخ لفاح،دھتورہ کے اثر سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔

نزول الماء کی ابتداء میں آنکھوں کے سامنے پتنگے اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔

جوان عورتوں کی دورہ اختناق الرحم کے دوران آنکھیں معمولی کھلی رہتی ہیں۔

ورم گردہ کی حالت میں آنکھوں کے نچلے پپوٹے سوج جاتے ہیں۔

آنکھ ابھر کر باہر نکلتی ہوئی محسوس ہونا عضلاتی مرض کی نشان دہی ہے

آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی ہوتو اتساع بالخصوص بائیں طرف غدی مرض ہے

ہتھیلی دیکھ کر مرض کی تشخیص کرنا۔

(1) جس انسان کی ہتھیلی کا رنگ سفید ہو وہ بلغمی مریض ہوتا ہے مزاج میں حلیمی اور نرمی پائی جاتی ہے لیکن اندرونی طور پر فریبی جھوٹا،خودغرض ہوتا ہے خود پسندی و مطلب پرستی میں بہت آگے لیکن دوسروں کے کام نہیں آتا۔اولاد میں لڑکیوں کی کثرت یا پھر اولاد سے محروم رہتا ہے(اعصابی)(2) زرد رنگ کی ہتھیلی انسان صفراوی امراض کا شکار بہت جلد غصہ سے بھڑک اٹھتا ہے،ہر وقت لڑائی اور فساد پر آمادہ رہتا ہے غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات کی خواہش ہر دم جاگتی رہتی ہے۔معدہ وامعا کے امراض میں اکثر مبتلا رہتا ہے جماع کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے(غدی)(3) سرخ رنگ کی ہتھیلی والا سوداوی اور ریاحی امراض کا شکار ہوتا ہے،ہر کسی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے خشکی ریاح غالب رہتی ہے ساتھ ہی دولت مند و صاحب جائیداد بھی ہوتا ہے حکومت کرنے کا مادہ رکھتا ہے تمام جسمانی طاقتیں عروج پر ہوتی ہیں لیکن جب سرخی سیاہی میں بدل جائے تو خون کمزور ہوکر شر کی امراض کا شکار ہوجاتا ہے دائم المریض ہوتا ہے منشی اشیا کھانے لگتا ہے اور بزدل و مفلس ہوجاتا ہے (عضلاتی)

(4) جس انسان کی ہتھیلی کا رنگ گلابی ہو وہ تندرست اور صحت مند ہوتا ہے انسان پسند خدا پرست بڑا امددگار پرہیزگار ہوتا ہے۔

ہاتھ پاؤں سے تشخیص:

ہاتھ پاؤں مستقل ٹھنڈے رہنا۔قلت الدم۔ضعف،جریان وسیلان مزمن کی علامت

ہے۔

ہاتھ پاؤں کا ضرورت سے زیادہ گرم رہنا سوزش معدہ وامعاء، تیزابیت کی کثرت کی دلیل ہے

ہاتھ پاؤں میں جلن ہونا کثرت تیزابیت کی دلیل ہے۔

ہاتھ پاؤں اور سارے جسم پر پسینہ آنا غدی تحریک کی واضح علامت ہے۔

ہاتھ پاؤں کا غیر ارادی طور پر حرکات کرنا رعشہ کی نشانی ہے۔

ہاتھ پاؤں کا کم حرکات کرنا کثرت مباشرت کی علامت ہے۔

ناخن اور ہاتھ سفید یا پیلے ہونا قلت الدم کی علامت ہے۔

ہاتھ کے ناخنوں پر ہلالی نشان ہونا جریان اور نہ ہونا کو نامردی سمجھنا جہالت ہے۔

ناخن پر سفید نشان کیلشیم کی کمی ہے۔

ناخن جھڑنا کثرت سودا کی دلیل ہے۔

ناخن پر مستقل کٹ رہنا وجع المفاصل نقرسی ہے۔

ناخنوں پر سیاہ لکیریں عضلاتی تحریک کی علامت ہیں۔

ناخنوں کے کناروں کی کھال پھٹنا عضلاتی تحریک ہے۔

ناخن بیٹھے ہوئے یا پچکے ہوئے ہونا تسکین کبد ہے۔

نرم ہاتھ سے مصافحہ کرنا تسکین قلب سے ہوتا ہے مضبوطی سے سلام کرنا تحریک قلب سے ہے

انگلیوں کا ٹیڑھا ہوا گنٹھیا کی علامت ہے۔

پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی حصے سفید ہونا یا گلنا فنگس ہے۔اعصابی۔

ہاتھ پاؤں کا سن ہونا تسکین کبد ہے۔

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سرے سن ہونا پیشاب میں کیڑوں کا خارج ہونا بسا اوقات فالجی

2

اثرات کے طرف اشارات ہیں۔۔

امراض قلب میں ناخن خمدار اور ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

بواسیری زہر سے ناخن پھٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ سیاہ ہوں یہ نقرسی مواد کی علامت ہے۔

جن کے ناخن اور کان بڑے ہوں وہ فراخ دل اور لمبی عمر والے ہوتے ہیں۔

ناک سے تشخیص:

ناک سے سفید پانی بہنا۔کثرت چھینک، زکام کی علامت ہے۔اعصابی عضلاتی۔

ناک غلیظ بلغم سے بند رہے تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی۔

ناک کی صفائی کرتے وقت ہلکے ہلکے خونی ذرے دکھائی دینا عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔

ناک سے پیلے رنگ کی بلغم اخراج پائے تو غدی عضلاتی علامت ہے۔

ناک سے ریشہ پیلے رنگ کا نرم ہو کر نکلے یہ غدی اعصابی تحریک ہے۔

ناک سے کم حلق سے زیادہ بلغم آئے۔زرد کم سفید زیادہ ہو اعصابی غدی تحریک ہے۔

ناک سے مواد کم نکلے بند رہے چھینکیں آئیں عضلاتی اعصابی نشانی ہے۔

ناک کے اندر مسے بواسیر الانف ہے۔

ناک کے دونوں اندرونی حصے سیاہ دکھائی دیں عضلاتی علامت ہے۔

دائیں نتھنے سے خون آئے تو نکسیر عضلاتی اعصابی ہے۔

ناک کے بائیں نتھنے سے خون آئے تو غدی عضلاتی ہے۔

ناک کے دائیں طرف جڑ میں رخسار پر دانہ نکل آئے قبض کی علامت ہے۔

ناک کے دائیں طرف اندرنی حصے میں دانہ نکلنا نقرس کی علامت ہے۔

موت کے وقت ناک ایک طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

ناک سے بدبو آنا آتشکی زخم یا بواسیر الانف کی علامت ہے۔

سانس اور نتھنے پھولنا امراض قلب، کثرت مباشرت یا امراض صدریہ (نمونیہ، دمہ وغیرہ) ہے

معدے سے کوئی چیز اچھل کر ناک کی طرف آئے تو تیزابیت کی دلیل ہے۔

ناک کے غدد میں ورم کی وجہ سے سانس منہ سے لینا پڑتا ہے۔

آتشکی زہر۔جذام میں ناک بیٹھنے لگتی ہے۔

شرابیوں کی ناک کے دونوں نتھنے کھلے اور سرخ دکھائی دیتے ہیں۔

ناک کے غدد میں ورم کی وجہ سے بولتے وقت آواز میں گنگناہٹ پیدا ہوتی ہے۔

ناک پر سیاہیاں۔زیادہ چھینکیں عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے

خوشبو یا بدبو، گرد وغبار سے چھینکیں آنا الرجی سے ہوتا ہے۔

خوشبو بدبو کا احساس ختم ہونا سوزش غشاء الدماغ۔

دماغی حس ختم ہونے کی علامت ہے۔

منہ کے ذائقے سے تشخیص۔

(1) اگر منہ کا ذائقہ میٹھا ہو تو اعصابی غدی تحریک ہوگی (2) اگر منہ کا ذائقہ پھیکا اور کسیلا ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی (3) اگر منہ کا ذائقہ ترش ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی (4) اگر منہ کا ذائقہ کڑوا ہو تو عضلاتی غدی تحریک ہوگی (5) اگر منہ کا ذائقہ چرپرا ہو تو غدی عضلاتی تحریک ہوگی (6) اگر منہ کا ذائقہ نمکین ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوگی۔

زبان سے تشخیص:

زبان پر سفید تیہ کا جمنا اعصابی تحریک، ضعف ہضم کی دلیل ہے۔

زبان پر سفید چھالے اعصابی تحریک ہے۔

زبان پر سرخ دانے عضلاتی تحریک ہے۔

زبان پر پیلے چھالے غدد کی تحریک ہے۔

زبان کا کینسر عضلاتی تحریک تیزابیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زبان پر سفید نشان سوزش، امعاء یا تسکین کبد کی علامت ہے۔

زبان پر کٹ پڑنا عضلاتی ہے۔

زبان پر بھوری زرد تیہ چڑھنا تپ محرقہ معویہ کی علامت ہے

بات کرتے وقت زبان اٹکنا لکنت ہے۔

منہ کھولتے ہی بدبو آنا مسوڑھوں کی خرابی یا شوگر کی علامت ہے۔

زبان کا لٹک جانا استرخاء اللسان ہے۔

زبان متورم ہونا عضلات کے متورم ہونے کی علامت ہے۔

دانت میلے کچیلے۔سگریٹ نوشی، پان یا عضلاتی تحریک کا مظہر ہیں۔

دانتوں کا ہلنا اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔

کیلشیم کی کمی سے دانت ٹوٹیں تو غدی تحریک ہوتی ہے۔

مسوڑھوں کی سیاہی، خون، پیپ آنا۔شوگر، یرقان، سوزش یا قروح معدہ وامعاء کی دلیل ہے۔

بات کرتے وقت اٹکنا عضلات اللسان میں تشنج یا گردہ میں پتھری کا مریض ہے۔

سوتے وقت دانت پیسنا۔آنتوں کے کیڑے۔امراض گردہ عموماً عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

سوتے میں خراٹے لینا گہری نیند کی علامت ہے۔زوردار ہوں تو تبخیر معدہ کی وجہ سے ہیں۔

کان سے تشخیص:

خسرہ یا امراض حادہ کے بعد کانوں سے پیپ آتی ہے۔

مزمن بخار اور برکین سے ضعف سماعت پیدا ہو سکتا ہے۔

دردسر شدید، سوزش شدید۔ شدید فشار الدم۔ اختناق الرحم کی حالت میں سخت آواز ناگوار ہوتی ہے

دماغ کے مؤخر حصے یا متوسط حصے کے ٹوٹ جانے سے کان سے خون اور طوبت نکلتی ہے

سوزش، ورم امعاء سے ثقل سماعت پیدا ہوتا ہے۔

بڑھاپا بھی کمزوری سماعت کا سبب ہوتا ہے۔

نرم ونازک یا چپٹے کان والے عمومی طور پر کند ذہن یا نسیان کے مریض ہوتے ہیں۔

لیکن عام انسانوں سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔

اورام حلق کے علاج میں سستی سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔

کانوں میں مختلف آوازیں آنا۔ شدید ذہنی تناؤ یا عضلاتی سوزش ہوتی ہے۔

کونین کھانے سے دماغ میں اجتماع خون ضعف اعصاب پیدا ہو سکتا ہے۔

لیٹ کر دودھ پلانے والی ماؤں کے بچے کانوں سے پیپ آنے کے عارضے میں مبتلاء ہوتے ہیں۔

جلد سے تشخیص:

یرقان اصفر سے پیلا۔ یرقان اسود سے کالا۔ یرقان ابیض سے جلد کا رنگ سفید ہو جاتا ہے

خام کشتے یا انٹی بائیٹک کھانے سے جلد کا رنگ خاکستری ہو جاتا ہے۔

بخاروں میں جلد کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔

جلد پر جھریاں پڑنا پروٹین کی کمی کی علامت ہے۔

جلد کی مردگی دکھائی دینا کثرت اسہال یا کثرت پیشاب کی علامت ہے۔

بواسیری مواد کی کثرت سے جلد پر سرخ موہکے۔ سیاہ تل نکل آتے ہیں۔

بواسیری زہر سے سر کے درمیانی حصے کے بال گر جاتے ہیں۔

آتشکی زہر سے سارے سر کے بال گر جاتے ہیں۔

جلد پر گلٹی دار پھنسیاں جو جلد نہ پکیں عضلاتی اعصابی ہوتی ہیں۔

جلد پر زردی مواد والی پھنسیاں غدی عضلاتی ہوتی ہیں۔

جلد پر سرخ گول دھبے خارش والے دائرے دھدر کہلاتے ہیں۔

جلد پر سیاہی مائل زخم جن سے چھلکے اتریں چنبل کہلاتے ہیں۔

جلد پر سرخ ابھار بعض گول بعض چپٹے پہاڑی نما فنگس کہلاتے ہیں۔

انگلیوں کا درمیان سے گلنا، کان کے پیچھے کے زخم دار خارش فنگس کہلاتے ہیں۔

سر پر پھنسیاں سوزش امعاء کی دلیل ہیں۔

خشک خارش حکہ۔ اور تر خارش جرب کہلاتی ہے۔

جلد پر سرخ ابھار ورم کہلاتے ہیں۔ جلد پر سرخی سوزش کی دلیل ہے۔

اگر بخار میں چہرہ اس کے بعد ہاتھ پھر چھاتی پھر آنکھ منہ گلا میں دانے نکل کر پیپ پڑ جائے عموماً بخار کے تیسرے دن یہ چیچک کی علامت ہے۔

اگر بخار کے چار دن بعد دانے نکلیں ان میں پیپ نہ پڑے، پانی پت نما ہو یہ خسرہ کی علامت ہے۔

اگر بخار کے پانچویں دن جلد پر دانے نکلیں تو یہ تپ مطبقہ ہذیانی کی علامت ہے۔

اگر بخار کے ساتویں دن دانے نکلیں یہ ٹائیفائڈ (تپ محرقہ معویہ) کی علامت ہے

بخار میں ہاتھ پاؤں کانپیں جلد پر سردی کا احساس بڑھ جائے اسے تپ لرزہ یا ملیریا بخار سمجھیں۔

چہرے پر سرخ دھبے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر گلٹی دار سیاہی مائل زخم جذام کی علامت ہے۔

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں پر سیاہ زخم جو جسم کو مردہ کر رہے ہوں ’’غانغرانہ‘‘ نام دیا جاتا ہے۔

گلابی دانے سیاہی مائل یا تانبے جیسے ہوں لیکن خارش نہ ہو ٹھیک ہونے پر داغ چھوڑ جائیں آتشکی ہیں

بلغم کی زیادتی اور خوف وقت سے پہلے بالوں کو سفید کر دیتے ہیں۔

جلد پر بغیر درد والی گلٹی عضلاتی غدی تحریک کی علامت ہے۔

جلد پر گلٹی درد والی جس میں کئی شاخ ہوں سرطان (کینسر) کی علامت ہے۔

گردن کے نیچے دائیں بائیں گلٹیاں نکلنا اکثر دقی مادے سے تعلق رکھتی ہیں۔

بغل کنج ران، ابھار گلٹی لمفادی غدد کے متورم ہونے کی علامت ہے۔

جلد پر نیلے دھبے خون میں پلٹ لیٹس فنا ہونے کی علامت ہے۔

جلد پر سرخ دھبے عضلاتی سرطان کی علامت ہے۔

جلد پر لحم زائدہ کا اظہار عضلاتی تحریک کی شدت کی علامت ہے۔

اگر ہڈی کی جلد دبانے پر گڑھا پڑ جائے تو یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔

گوشت کی جلد دبانے پر گڑھا پڑ جائے تو یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

سرتاپا پورا جسم کا موٹاپا استسقائے لحمی کہلاتا ہے۔

کثرت موٹا اعصابی۔ دبلا پن عضلاتی تحریک کی نشان دہی ہے۔

جلد گوشت سے الگ نظر آئے تو کثرت اسہال، ہیضہ یا بڑھاپے کی دلیل ہے۔

برتھ کنٹرول والی عورتوں کا موٹاپا عضلاتی اعصابی ہوتا ہے۔

آرام کی حالت کا پسینہ اعصابی۔ حرکت کا عضلاتی۔ گرمی کا غدی ہوتا ہے۔

جلد کا ٹھنڈک محسوس ہونا قلت الدم یا لو بلڈ پریشر کی علامت ہے۔

جلد کی نرمی رطوبت۔ کھردرا پن خشکی کی علامت ہیں۔

جلد پر بالوں کی کثرت ہارمون کے غیر متوازن ہونے کی علامت ہے۔

مردوں کی جلد و چھاتی پر بالوں کی کمی ٹیسٹوسٹیرون کی کمی کی دلیل ہے۔

طبعی عمر سے پہلے بالوں کی سفیدی سردی اور طبعی عمر کے بعد بالوں کی سیاہی حرارت کی نشانی ہے

عام جسمانی علامات:

ایک طرف جھک کر چلنا درد، شکست کی علامت ہے۔

جسم کے کسی حصے پر مریض نے ہاتھ رکھا ہو تو درد یا بے چینی کا اظہار ہے۔

سہارا لیکر اٹھنا بیٹھنا درد کمزوری خون کی کمی کا اظہار ہے۔

بات کرتے وقت بھولنا سودا۔ گزری ہوئی بات یاد نہ آنا بلغم کی علامت ہے۔

بات کرتے وقت جذباتی ہونا بلڈ پریشر ہائی، صفرا کی دلیل ہے۔ تھکے ہوئے انداز سے بات کرنا، بلڈ لو، خون کی کمی خوف کی علامت ہے۔

سانس پھولنا۔ عظم قلب، خفقان، استسقائے صدر یا کثرت مباشرت کی علامت ہے۔

سر کے بال کم ہونا تسکین جگر ہے۔

صرف پیٹ بڑھا ہوا ہونا بسیار خوری عضلاتی اعصابی علامت ہے۔

رات کو الٹا سونے والے اعصابی مزاج ہوتے ہیں۔

پہلو کے بل سونے والے اکثر غدی ہوتے ہیں۔

امراض قلب و شش کے مریض کا سیدھا لیٹنا مشکل ہے۔

بڑھے ہوئے یورک ایسڈ، گنٹھیا والے صحیح نہیں چل سکتے۔

مٹھی بند نہ ہونا، انگلیاں نہ مڑنا تحجر المفاصل کی علامت ہے۔

ورم باریطون میں مریض چیت لیٹا پاؤں کو سکیڑ کر رکھتا ہے۔

قریب المرگ چت لیٹتا ہے اور اعضاء ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

بات کرتے یا چلتے ہوئے سانس پھولنا بڑھے ہوئے کولسٹرول اور ٹرائی گلیسرائیڈ، عظم قلب، یا تحلیل قلبی استسقا الصدر کی علامت ہے۔

بات کرتے وقت آواز میں پانی محسوس ہونا یوریا اور کریٹنن بڑھنے کی علامت ہے۔

مریض کے پاؤں اور انگوٹھوں، ٹخنوں پر ورم نقرس کی علامت ہے۔

ابکائی، متلی اور قے معدہ میں سوزش کی علامت ہے۔

کھانسی میں بلغم آئے اعصابی۔ مواد کم آئے عضلاتی پیلا مواد آئے صفراوی۔ کھانسنے سے چہرہ سرخ ہو کالی کھانسی۔ دورے سے کھانسی ہو دمہ کی علامت ہے۔

قضائے حاجت میں تکلیف ہو پیچس۔ تنگی یا دیر سے آئے تو قبض بواسیر۔ زیادہ مقدار میں بار بار آئے تو اسہال یعنی اعصابی علامت ہے۔

مثانہ پر بوجھ، درد ٹیس ہو تو غدہ قدامیہ کے بڑھ جانے کی علامت ہے۔

انفعال میں چستی حرارت، سستی رطوبت، پریشان حالی حرارت کی زیادتی کی دلیل ہے۔

جلدی باتیں حرارت، سست باتیں کرنا سردی رطوبت کی علامت ہے۔

منہ کھلا رہنا اعصابی تحریک کی اور تشنجی کیفیت سے منہ بند ہونا عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے بدن میں تشنج سے گردن کے عضلات اکڑ جاتے ہیں۔

گردن کا زیادہ دیر سیدھا نہ رکھ سکنا عضلاتی کمزوری کی علامت ہے۔

گردن کا سوکھ جانا دق کی علامت ہے۔۔

لڑکھڑائی آواز میں بات کرنا دمہ لکنت کی علامت ہے۔

آواز کے ساتھ کھانسی آنا ورم لوزتین کی علامت ہے۔

آواز میں تبدیلی نزلہ زکام کی علامت ہے۔

زیادہ باتونی لوگ عمومی طور پر عضلاتی ہوتے ہیں۔

رانوں کا بھاری ہونا قوت باہ کی زیادتی کی دلیل ہے۔۔

چوڑے شانے والے بہادر ہوتے ہیں۔

تنگ چھاتی والے عمومی طور پر بزدل ہوتے ہیں۔

فضلات سے تشخیص۔

فضلات میں پسینہ، تھوک بلغم وغیرہ (۱) اسہال رنگت میں سفید ہو تو اعصابی تحریک ہے۔ (۲) پیچس ہو تو غدی تحریک ہے۔ (۳) قبض ہو تو عضلاتی تحریک ہے۔

بلغم سے تشخیص۔

(۱) سفید رنگ کی بلغم آئے تو اعصابی ہے۔ (۲) زرد رنگ کی آئے تو غدی ہے۔ (۳) سرخ یا مٹیالی رنگت کی بلغم ہو تو عضلاتی ہے۔

تھوک سے تشخیص:

تھوک سے آٹھ قسم کے احوال دیکھے جاتے ہیں

(1) تھوک میں کمی و زیادتی: تھوک کا زیادہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ مرض انتہاء کو پہنچ گیا ہے اور مواد پک چکا ہے لیکن تھوڑا تھوڑا آئے تو سمجھیں طبیعت نے مواد پکانا شروع کر دیا ہے اور مرض کا زمانہ گزر کر تزائید میں داخل ہو چکا ہے جب کہ اعتدال کے ساتھ تھوک آنا صحت کی علامت ہے اس کا مواد کے پکنے و خام رہنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) تھوک کی سفیدی مواد کے خام ہونے کی علامت ہے جو کہ اعصابی تحریک ہوتی ہے اس کے خارج ہونے سے طبیعت کو راحت ملتی ہے۔تھوک میں سرخی کسی زخم کی علامت ہے جیسے حنجرہ، حلق، پھیپھڑے، آلات تنفس وغیرہ یہ سب عضلاتی تحریک سے متعلق ہیں، سفید تھوک کے ساتھ سرخی کا ہونا سل کی علامت ہے یہ غدی عضلاتی ہے۔تھوک کی زردی غدی تحریک اور تھوک سوختہ یا سبزی کا نشان ہو تو احتراقی عمل کی نشان دہی ہے۔

(3)(4) بو اور مزہ۔تھوک میں بو اور بدمزگی عفونت کی علامت اور شیرینی تھوک غلبہ خون کی علامت ہے۔ترش بو و مزہ کا احساس عضلاتی اور نمکین، شور، نوشادر کا ذائقہ غدی۔بے مزہ پھیکا سا تھوک اعصابی تحریک کی علامت ہوا کرتا ہے۔

(5) قوام: پتلا سفید پانی جیسا ہونا اعصابی، غلیظ و لیس دار عضلاتی سفید سا ہی مائل۔زردی مائل بسرخی یا زردی مائل سفیدی۔غدی تحریک سے ہوتا ہے یہ نہ پتلا ہوتا ہے نہ گاڑھا۔

(6) تھوک کا آسانی یا سختی سے اخراج پانا:

تھوک کا آسانی سے اخراج ہونا مرض جلد دور ہونے کی علامت ہوتا ہے، طبیعت کا طاقتور ہونا ظاہر ہوتا ہے۔برعکس ضعف کے ساتھ خارج ہونا طبیعت کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔اس کے ساتھ مرض کے بڑھنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

(7) شکل: تھوک کا پانی جیسا ہونا اعصابی اور گدلا ہونا جس میں اتنی غلظت ہو کہ آر پار دکھائی نہ دے عضلاتی تحریک ہے جبکہ تھوک کا گول ہونا سل ہونے کی طرف اشارہ ہے، اگر تھوک گول کے ساتھ بخار بھی ہو تو یہ اختلاط عقل کی طرف اشارہ ہے یہ غدی تحریک میں ہوتا ہے۔

(8) نکلنے کا وقت: صبح اٹھتے ہی چھینکیں آنا اور منہ سے پانی کی طرف مواد بہنا اعصابی عضلاتی تحریک جبکہ تھوڑا اور گاڑھا مواد۔حلق سے ہر وقت گرتے رہنا ذائقہ کسیلا ہونا یہ کیرا کہلاتا

ہے۔عضلاتی اعصابی علامت ہے۔تھوک کے ذائقہ کا نمکین ہونا غدی سوزش کی علامت ہے۔اگر کھانسی سے نکلے تو ذات الجنب دمہ وغیرہ کی علامت۔اگر عصر کے بعد نکلنا شروع ہو تو ساری رات کھانسی اٹھتی رہے تو یہ تپ دق کی علامت ہے۔

خون سے تشخیص۔

(۱) اعصابی تحریک کی صورت میں رطوبات کی کثرت ہوتی ہے تو خون کبھی نہیں آتا یعنی اعصابی تحریک میں خون نہیں آیا کرتا (۲) غدی تحریک میں خون تکلیف کے ساتھ کم آتا ہے (۳) عضلاتی تحریک میں خشکی کی وجہ سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں خون بہت زیادہ نکلا کرتا ہے۔جسم کے کسی بھی حصے سے خون کا بہنا عضلاتی غدی تحریک میں ہوا کرتا ہے اسے عضلاتی اعصابی تحریک سے فورا روک سکتے ہیں، مثلاً نکسیر، حیض، آنکھ سے خون آنا، تھوک سے، پھیپھڑہ سے خون آنا وغیرہ کسی بھی جگہ سے خون آرہا ہو عضلاتی اعصابی تحریک پیدا کردو فوراً بند ہوجائے گا۔منہ اور ناک پھیپھڑوں سے جب بھی خون آئے گا تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی۔پیشاب کی نالی رحم مقعد وغیرہ سے خون آئے تو عضلاتی غدی تحریک ہوگی۔اگر خون بغیر تکلیف کے آئے تو غدی اعصابی دوا دیں اللہ کرم کرے گا۔

مریض کے استعمال شدہ کپڑے سے تشخیص۔

(1) مریض کے استعمال شدہ کپڑوں سے بھی تشخیص کی جاسکتی ہے کیونکہ جسم کے لمس سے پسینہ وغیرہ فاضل مواد اُن میں جذب ہوتا رہتا ہے اس لئے سونگھ کر بھی مریض کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ہلکی ہلکی کھاری بو ہو تو مریض رطوبتی امراض عصبی عوارض میں مبتلا ہوگا یعنی حرارت وصفرا کی کمی ہوگی (اعصابی امراض)

(2) اگر بو تیز و ترش ہو تو یہ قلبی سوزش ہے کیونکہ حرارت کی زیادتی نے خمیر پیدا کیا ہوا ہے

اس لئے اسے عضلاتی (سوداوی) امراض پر قیاس کرو۔

(3) اگر بوُ حدت اور سخت گرمی لئے ہوئے ہو تو مریض صفراوی امراض میں بتلا ہے غدی عضلاتی امراض سمجھو۔

نیند و بیداری سے تشخیص۔

معتدل نیند معتدل مزاج کی علامت ہوتی ہے جو صحت کی طرف اشارہ کرتی ہے اگر خدانخواستہ نیند میں کمی زیادتی دیکھنے کو ملتی ہیں تو اس سے مطابق تشخیص کر کے علاج کیا جاسکتا ہے۔ کثرت بیداری اور نیند کی کمی گرمی خشکی (غدی عضلاتی) تحریک۔ نیند کی کثرت سردی تری (عضلاتی اعصابی) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ نیند کے دوران خواب کو بھی تشخیصی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً خواب میں آگ شعلے۔ شیر دیگر سرخی مائل اشیاء کو دیکھنا صفرا کی علامت ہیں۔ اسی طرح بارش اولے بادل دریا پانی سفید اشیاء بلغم کی طرف مشیر ہیں۔ اسی طرح خواب میں سیاہ رنگ کی خوفناک چیزیں۔ دھواں۔ جنگ و جدل بھینس۔ ریچھ وغیرہ سوداوی علامات ہیں۔ عاملین کی طرح طبیب کو بھی خوابوں پر نگاہ رکھنی چاہئے تاکہ مرض میں مدد مل سکے، طبیب و عامل اصل میں علاج و معالجہ کی دنیا کے دو بازو ہیں، جو اس بارہ میں دلچسپی رکھتا ہو اسے چاہئے کہ دونوں سے کام لے۔ طبیب کو چاہئے جس خلط کا غلبہ ہو اسے دور کر کے وجود میں اعتدالی کیفیت پیدا کرے تاکہ مطلوبہ نتائج سامنے آسکیں۔ عاملین حضرات کے لئے بھی یہی کہوں گا کہ وہ مریض کو اخلاطی طور پر پرکھیں اور مناسبت کے ساتھ مریض کو خمیرہ جات۔ معاجین، مختلف سفوف، محلول سونا و چاندی زعفران و عنبر وغیرہ سے کام لیں، دل پسند نتائج سے جھولیاں بھر لیں گے۔ کیا آپ نہیں جانتے عاملین و اطبا حضرات مریض کو پرہیز بتلاتے ہیں دراصل وہ ان باتوں سے پرہیز کراتے ہیں جو بیماری کا سبب بن رہے ہوں اور ان باتوں کی ہدایت کرتے ہیں جن سے مرض میں تخفیف

ہو سکے۔ اکثر عامل سوتک (جس گھر میں بچہ پیدا ہوا ہو) مریض کو کچا پیاز لہسن وغیرہ کا پرہیز دیتے ہیں۔ یہ پرہیز سوداوی مریض کے لئے تو اچھے ہیں بصورت دیگر اگر مریض اعصابی مرض کا شکار ہے تو یہ مریض کے ساتھ ظلم ہوگا اس لئے غذا و پرہیز میں عاملین و طبیب کو خصوصی دھیان دینا چاہئے جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ ساری زندگی مریضوں کے ساتھ خود بھی اعتماد کو ترستے ہیں

سدے کیوں پیدا ہوتے ہیں؟

جب غدد میں تسکین پیدا ہو جائے تو اس جگہ بلغم و رطوبت جمع ہو کر غلیظ صورت اختیار کر جاتی ہیں ان کا اخراج بند ہوتا ہے اور یہ بلغم سدوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہی صورت حال شریانوں میں پیدا ہوتی ہے جس سے امراض قلب پیدا ہوتے ہیں، اگر یہی صورت حال گردوں میں پید ہو جائے تو خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے یعنی بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ جب ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو چاہئے غدی عضلاتی اغذیہ وادویہ کام میں لائیں جیسے سونف اجوائین جوریاح پتھری صلابت جگر وطحال درد گردہ وسینہ میں مفید ہیں کو کام میں لانا چاہئے

دردوں سے تشخیص۔

(۱) اگر درد آرام اور سکون کی حالت میں نہ ہو لیکن ذراسی حرکت کرنے سے درد شروع ہو جائے تو یہ غدی تحریک ہوگی (۲) اگر درد حرکت کرنے سے کم یا بالکل ختم ہو جاتا ہو تو اعصابی تحریک کا اظہار ہے (۳) آرام و سکون کی حالت میں درد نہ ہو بلکہ مقام درد کو دبانے سے درد محسوس ہو تو یہ عضلاتی تحریک ہے۔

دردوں میں کمی بیشی:

دردوں کی زیادتی ایسے مقامات پر ہوگی جہاں پر اعصاب کی زیادتی انسجہ میں سختی پائی جاتی

ہے، یہی وجہ ہے کہ کان اور دانت کا درد دیگر دردوں سے زیادہ تکلیف دہ اور نا قابل برداشت ہوتا ہے، کان میں اعصاب کی زیادتی دانتوں اور مسوڑھوں میں زیادہ سختی پائی جاتی ہے کیونکہ وہاں انسجہ زیادہ پھیلے ہوئے نہیں ہوتے نہ وہاں زیادہ پھیلاؤ کی گنجائش ہے اس لئے ان مقامات پر خون کا ذرا سا دباؤ بڑھ جائے تو شدید درد ہوتا ہے۔اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے اگر کسی کے ہاتھ پر پشت کی طرف کوئی بھڑ وغیرہ ڈنگ مارتی ہے تو وہاں پر ورم بہت زیادہ نمایاں طور پر ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی درد فوراً کم ہونا شروع ہوجاتا ہے، اگر پشت کے بجائے کف دست پر ڈنگ مارے تو وہاں پر ورم نہ ہونے کے برابر ہوگا مگر درد زیادہ ہوگا ان دردوں کی کمی بیشی کا سبب بیان کردیا گیا ہے تا کہ معالج دردوں کی ماہیت سمجھ کر علاج کر سکے۔دردوں کو مسکن و مخدرات منشیات کے بل بوتے پر کم کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اصولی علاج کو اپنائیں۔درد کا اندازہ بڑے چھوٹے ورم سے نہیں ہوسکتا بلکہ جس قدر سختی ہوگی اسی قدر درد زیادہ ہوگا، جس قدر نرمی ہوگی اسی قدر درد بھی کم ہوگا، یوں سمجھ لیں جس قدر سوجن زیادہ ہوگی درد کم ہوگا اور سوجن کم ہوگی تو درد و تکلیف بھی زیادہ ہوگی جو معالج اس اصول کو اپنا لیگا وہ علاج میں کبھی خطا نہیں کرے گا (دیکھئے۔مجدد دوراں کی کتاب۔سوزش و اورام)

مقامی دردوں کی شناخت۔

مفرد اعضا میں درد تینوں تحریکوں میں ہوتے ہیں ان کی پہچان پہلے بیان کردی گئی ہے۔یعنی دبانے سے ہونے والا درد عضلاتی ہوتا ہے۔دوسری قسم کا درد ایسا ہوتا ہے کہ اس میں بیٹھنے سے راحت اور چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ایسے درد غدی ہوتے ہیں ان میں حساسیت بہت زیادہ ہوجاتی ہے کبھی جوڑوں میں حساسیت سے پیدا ہونے والے درد کپڑا لگنے پر مریض کی چیخ نکلوانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔کچھ درد چلتے وقت ہوتے ہیں

لیکن جب کچھ حرکت کرلی جائے تو آرام آجاتا ہے ایسے درد اعصابی[2] ہوتے ہیں۔کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض سے کہا جائے کہ جہاں زیادہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھے تو آنتوں کے زخم کے لئے مریض پیٹ کے بالائی حصے پر ہاتھ رکھتا ہے۔معدہ کے اجزا کی خواک کی نالی میں ہونے والے درد کے لئے سینے پر عمودی اور درد دل سینے کی طرف ہوتا ہے۔کچھ دردیں ساری رات نہیں سونے دیتیں مثلاً جب دل کی طرف خون کا جانا کم ہوجائے تو درد میں بہت شدت ہوتی ہے۔اسی طرح دائیں طرف پسلی کے نیچے لبلبے کی درد بھی بہت شدید ہوتی ہے۔آنتوں میں ہونے والے درد کی کیفیت بھی شدید ہوتی ہے،آنتوں کا درد، دوروں کی شکل میں نہیں ہوتا کرتا۔لیکن پتے کا درد پیٹ کے دائیں طرف آخری پسلی کے نیچے ہوتا ہے اور کمر کی طرف چلا جاتا ہے۔اسی طرح دل کا درد چھاتی کے بائیں جانب شروع ہوکر گردن اور بائیں بازو کے اندر کی طرف پھیل جاتا ہے۔۔عمومی طور پر اپنڈکس کا درد جو کہ سوزش کا نتیجہ ہوتا ہے، ناف کے گرد شروع ہوکر کچھ دیر بعد پیٹ کے دائیں جانب نچلے حصے کی طرف ہونے لگتا ہے۔کچھ دردیں ایسی ہوتی ہیں جن کی شناخت وقفے یا دورانیہ سے کی جاسکتی ہے مثلاً دل کا درد جو دل کی طرف خون کی گرش کم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کا دورانیہ آدھے گھنٹے تک ہوسکتا ہے۔اگر کوئی درد آدھے گھنٹے سے زیادہ چھاتی میں اٹھا رہے تو اسے ہم دل کا درد نہیں کہہ سکتے۔بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے پیٹ یا کمر کے کسی حصے میں درد ہونے لگتا ہے لیکن جب بخار ہوتا ہے تو درد بھی کم ہوکر آہستہ آہستہ ختم ہوجاتا ہے، یہ درد باری بخار کی طرح ہوتا ہے اس کا علاج بھی بخار کی طرح کیا جاتا ہے یعنی ایسا درد ٹھنڈک کی وجہ سے ہوتا ہے اگر اسے سینک دیا جائے یا اسے گرمی پہنچادی جائے تو دوبارہ درد نہیں ہوتا کیونکہ قدرت ہمیں بتا رہی ہے کہ درد کا علاج بخار (گرمی) پیدا کرنا ہے۔کچھ درد مخصوص غذا یا دوا کھانے سے کم یا زیادہ ہوجاتے ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اگر

زیادہ پیدا کرنے والی دوا کو چھوڑ دیا جائے یا درد میں پیدا کرنے والی دوا یا غذا کو استعمال کیا جائے تو آسانی کے ساتھ مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

دردوں کے خاص اوقات۔

کچھ دردیں خاص وقت میں نمودار ہوتی ہیں جیسے آنتوں کا درد عمومی طور پر رات کے وقت ہوتا ہے صبح اٹھتے وقت کم ہوجاتا ہے۔ آدھے سر کا درد سورج کے طلوع ہوتے وقت ہوتا ہے، دن کے چڑھاؤ سے اضافہ اور جیسے جیسے دن ڈھلنے لگتا ہے ایسے درد میں کمی ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ کچھ دردوں کو دیگر علامات کے ساتھ ملا کر تشخیص کر سکتے ہیں جیسے درد پتہ کے ساتھ الٹی آسکتی ہے۔ دل کے درد کے ساتھ پسنہ آتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے۔ مریض کا سانس چلنے سے پھولتا ہے۔ درد جگر عمومی طور پر دائیں طرف دائیں کروٹ لیٹنے کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ معالج کے سامنے تجربات کا وسیع میدان ہوتا ہے اگر معمولی توجہ کرلی جائے تو مریض کی نشست و برخاست سے بھی امراض و علامات کا اندازہ کرسکتا ہے مثلاً ایک مریض جس کا دل فیل ہورہا ہے اٹھ کر بیٹھنا پسند کرے گا کیونکہ اس کا سانس لیٹنے سے پھولنا شروع ہوجاتا ہے۔ سانس کی نالیوں کی بندش والا مریض آگے کی طرف جھک کر بیٹھے گا اور دونوں ہاتھوں کی مدد سے اپنے آپ کو سنبھالے گا اور عمل تنفس میں مدد لینے کی کوشش کرے گا تاکہ اضافی پٹھوں کی مدد سے سانس لینے میں آسانی رہے، ایسی حالت میں مریض کی گردن پچھلی طرف اکڑی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔ مریض کی شناخت کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں مثلاً اگر ہاتھ کی ہتھیلی پیلی ہے تو خون کی کمی یعنی انیمیا ہے۔۔

ہتھیلی پر پسینہ آنا بے چینی کی حالت میں معمومی طور پر ٹھنڈے پسینے آیا کرتے ہیں۔ اگر ٹھائیراڈ غدد کے افعال کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو ہتھیلی پر گرم پسینہ آیا کرتا ہے اسے ہم مریض کو بغور معاینہ کے بعد بتاسکتے ہیں مثلاً گلے کی سوجھی ہوئی جگہ کا معائنہ کریں اور مریض

سے تھوک نگلنے کا کہیں اور سوجی ہوئی ہے جگہ کو دیکھیں اگر کری ہڈی [2] کے ساتھ حرکت اوپر کی طرف حرکت کرے تو یہ تھائراڈ غدد کی وجہ سے ہے۔

پاؤں کو بھی دیکھ کر کچھ علامات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ کچھ مریض غدد کے امراض میں پاؤں پر ابھار و سوجن میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور انگلی سے سوجن والی جگہ کو دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے اس گڑھے کا معائنہ کریں کتنی دیر میں بھرتا ہے اگر دیر لگائے تو غدی ہے اور اگر انگلی اٹھاتے ہی بھر جائے تو اعصابی ہے۔

درد کی حقیقت:

درد کی حقیقت یہ ہے کہ مقام ورم پر عروق شعریہ (بال کی طرح باریک رگیں) میں خون حد اعتدال سے زیادہ آتا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہاں سوزش ہوجاتی ہے جو بذات خود ایک ہلکی قسم کا درد ہے اس کو طبیعت جلد ہی دوران خون اس کی طرف تیز کر دیتی ہے ساتھ ہی ساتھ مائیت خون میں بھی تراوش کرتی رہتی ہے، اس طرح خون کی زیادتی رگوں کے پردوں پر پھیلے ہوئے اعصاب تن کر دب جاتے ہیں اور درد کرنے لگتے ہیں۔ لیکن جو اعضاء زیادہ نرم ہوجاتے ہیں ورم پر کم دباؤ کے سبب درد کم ہوتا ہے، جہاں پر اعضا سخت اور جلد تنی ہوئی ہوتی ہے وہاں پر زیادہ دباؤ کے سبب درد سخت اکثر ٹیسوں کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ذات الجنب (پلورسی) میں ہوتا ہے۔

دردوں میں جو مختلف قسم کی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں اس کی وجہ درد کا مختلف اعضاء ہونا ہے جیسے اعصاب میں درد کے ساتھ ہی بے چینی جلد کی خارش اکثر ناقابل برداشت بلکہ بعض اوقات بے ہوشی کی صورت ہوجاتی ہے۔

غدد میں جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے جیسے ذات الجنب (پلورسی) اور سوزاک (گونوریا) وغیرہ میں اسی طرح عضلات اور حجاب میں چبھن اور مروڑ والا درد ہوتا ہے جیسے

ذات الجنب سوزاک وغیرہ میں اسی طرح عضلات وحجاب میں چبھن اور مروڑنے والا ہوتا ہے۔انداز نرم اور سخت اعضاء کے مقابلہ میں پستانوں اور گردوں کے دردوں اور گالوں اور ماتھے کے دردوں میں لگایا جاسکتا ہے۔اول الذکر مقام نرم اور ثانی الذکر سخت مقام ہیں جہاں پر رطوبت اکھٹی نہیں ہوسکتی اس لئے درد میں شدت ہوتی ہے۔

دردوں کی دوسری وجہ خون اور رطوبت کی کمی بیشی ہے اور ان کا گرم وسرد احساس ہے یعنی خون کا دباؤ ہوگا وہاں پر درد شدید ہوگا اسے اطباء کرام گرمی کا درد کہتے ہیں، جہاں پر خون کی رطوبات تراوش پا کر دباؤ پیدا کریں وہاں پر درد کم اور دباؤ ہوتا ہے اس قسم کے درد کو اطباء کرام بلغمی یا سردی کا درد کہتے ہیں۔۔یہی وجہ ہے کہ ہڈیوں کے درد شدید اور توڑنے والے ہوتے ہیں کیونکہ ہڈیوں کے غشاء کے نیچے رطوبات کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے خون کا اجتماع درد میں شدت پیدا کرتا ہے۔

بعض درد ایسے مقام سے دور معلوم ہوتے ہیں جیسے جگر وطحال کے درد اور سوزش کندھوں میں پھپھڑوں کے درد گردوں کے نیچے اور اوپر پیچھے۔گردوں کے درد سوزش رانوں کے اندر بلکہ بعض اوقات پوری ٹانگ اور پاؤں تک محسوس ہوتا ہے۔اسی طرح مثانہ کے درد اور سوزش خصیتین اور پیشاب کی نالی تک چلے جاتے ہیں،عورتوں میں رحم کی درد اکثر کمر اور سر میں محسوس ہوتی ہے اور اکثر مستقل صورت اختیار کرلیتی ہے اسلئے کسی صورت میں بھی دردوں میں اس وقت تک روکنے کی کوشش نہ کریں جب تک اس کی اصل وجہ معلوم نہ ہوسکے کیونکہ درد کو فوراً دیا گیا تو یہ مزمن صورت اختیار کرلیتے ہیں اور جب تک پھر سے ان دردوں کو پیدا نہ کرلیا جائے آرام نہیں آسکتا کیونکہ دردوں میں یہ خوبی ہے وہاں پر خون کو کھینچ کر مقام درد کو گرم رکھتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بخار چڑھا دیتے ہیں۔بخار کی آگ (دوزخ کی بھٹی) ہی نوے فیصد امراض کا علاج ہے (سوزش واورام۔۔335/1)

آلات ہضم کے امراض کی تشخیص۔

منہ دانتوں۔زبان اور تالو کے امراض میں درد وسوزش وغیرہ میں تکالیف موجود ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کر آسانی سے شناخت وتشخیص کی جاسکتی ہے۔تالو سے متعلقہ امراض میں بعض اوقات کھانسی بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔حلق ومری کے امراض میں سوزش اور درد وغیرہ کے علاوہ اکثر کھانے پینے کی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور آواز میں بدلاؤ آجاتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے گردن کی گلٹیاں بھی پھول جاتی ہیں۔

معدہ کے امراض میں مریض اکثر اوقات مقام معدہ پر درد جلن بوجھ یا کسی دوسری تکلیف کی شکایت کرتا ہے فم معدہ کے مقام پر اکثر اوقات مریض درد محسوس کرتا ہے مریض بائیں شانے یا بائیں پستان کے مقام پر درد کی شکایت کرتا ہے مریض کو قے متلی ڈکار ہچکی قے الدم یا نفخ شکم کی شکایت ہوتی ہے۔زبان پر میل کی تہہ جمی ہوتی ہے۔حلقوم ومری میں دھانس سی محسوس ہوتی ہے یہ دھانس کم یا زیادہ مرض کے بارہ میں نشاندہی کرتی ہے،حاد قسم میں خفیف درد سے شدت کی طرف رجوع کرتی ہے فم معدہ پر شدید جلن درد محسوس ہوتا ہے بے چینی وگھبراہٹ بھی محسوس ہوتی ہے معدہ پر ہاتھ لگانے سے درد محسوس ہوتا ہے ۔بھوک زائل ہوجاتی ہے۔عموماً لیس دار مواد بلغم وغیرہ خارج ہوتا ہے،کبھی قے کے ساتھ خون بھی نکلنے لگتا ہے۔نفخ شکم گاہے دست،ہونٹوں پر پھنسیاں،کم بیش ہلکے بخار کی شکایت رہتی ہے بھوک کم وبیش لگتی ہے لیکن کھانے کے بعد بے چینی وتکلیف محسوس ہوتی ہے،کھانا ٹھیک طرح ہضم نہیں ہوتا۔

آنتوں کے امراض میں درد شکم قولنجی قسم کا ہوتا ہے۔شکم میں گرانی بے چینی محسوس ہوتی ہے ہاتھ لگانے سے ناف کے اطراف میں درد محسوس ہوتا ہے،کھانے کے بعد یہ تناؤ بڑھ جاتا ہے پیٹ گرم محسوس ہونے لگتا ہے۔قبض اسہال۔گاہے دست،قے سے پاخانے کی بو مروڑ

آؤں غیر منہضم غذا کا اخراج۔ ہوا سے پیٹ کا تن جانا وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ مقعد کے امراض میں مقعد کے اندر سوزش جلن مسے ناصور پائے جاتے ہیں۔

امراض طحال میں عمومی طور پر طحال بڑھی ہوئی محسوس کی جاسکتی ہے یہ پیٹ کے بائیں جانب پسلیوں کے نیچے ٹٹولنے پر آسانی سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ خون کی خرابی۔ چہرے کے رنگ کا بگاڑ پلپلا پن پیلا یا زرد سبزی مائل سیاہ ہونا۔ غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ معمولی کام سے سانس پھول جانا قبض کی شکایت تلی کے مقام پر بوجھ محسوس ہونا کچھ دنوں کے بعد جگر بھی خراب ہونے لگتا ہے۔

امراض جگر میں مریض کی دائیں طرف پسلیوں یا فم معدہ یا دائیں کندھے میں درد کی شکایت بیان کرتا ہے، مقام جگر پر جلن ثقل بتلاتا ہے، عمومی طور پر آنکھوں کی رنگت پیلی اور دیگر یرقانی علامات دیکھی جاسکتی ہیں، پاخانہ خاکستری رنگ کا آنے لگتا ہے، گیس بدہضمی بھوک کی کمی کی اکثر شکایت رہتی ہے، کبھی پاخانے یا قے میں خون بھی آنے لگتا ہے، روغنی و چکنی غذاؤں سے تکلیف پہنچتی ہے، مریض سست و چڑ چڑا پن محسوس کرتا ہے، ڈکار بار بار آتے ہیں، جلد میں خارش ہوسکتی ہے، پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں، جلن دار مواد بہنے لگتا ہے، بڑھی ہوئی صورت میں تشنج ہذیان وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

کبھی معدہ میں زخم اور پھنسیاں ہوجایا کرتی ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ تیز چیز مثل سرکہ وغیرہ کے کھانے سے معدہ میں زیادہ درد ہونے لگتا ہے، قے، دست، پیپ خون نکلے یا منہ سے خشک و ترش ڈکاریں آئیں، متلی کی اذیت ہر وقت رہے، اگر عارضہ فم معدہ میں ہو تو سینے کے نیچے درد ہوگا، اکثر اوقات پہلو ٹھنڈے پڑ جائیں گے، اگر قے میں زخم اور چھلکے وغیرہ خارج ہو،ں قے میں آئے یا پاخانہ میں، سانس میں تنگی ہو اسی طرح اگر زخم معدہ کے اندرونی سطح پر ہوں تو چھلکے پاخانہ میں برآمد ہونگے۔ اسی طرح معدہ کا درد ناف کے اوپر

محسوس ہوتا ہے اور آنتوں کے زخم کا درد ناف کے نیچے ہوتا ہے اس کا پھیلاؤ ناف کے اردگرد محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح خوراک کی نالی میں زخم ہوں تو اس کا درد دونوں شانوں کے درمیان محسوس ہوتا ہے (طب اکبر باب امراض معدہ 285/1)

ظاہری حالت سے تشخیص۔

1۔ گال۔ گالوں کی سرخی اور غیر معمولی تمازت (چمک) جس کے ساتھ چہرے کا رنگ اُڑا ہوا ہو اور گھبراہٹ کے آثار ہوں عام طور پر پھیپھڑوں کے ورم اور اختلاج قلب پر دلالت کرتا ہے۔ مردوں کے گالوں پر سیاہیاں۔ سیاہ نشان سوزش گردہ و مثانہ اور خصیوں کے امراض کی علامت ہیں۔ عورتوں کے گالوں پر سیاہیاں پڑنا، سوزش خصیۃ الرحم و خرابی حیض اور سیلان الرحم کی نشانی ہے۔ کسی ایک گال کی سرخی اس طرف کے عضلات خصوصاً پھیپھڑوں کے ورم کی علامت ہے۔

2۔ ہونٹ۔ ہونٹوں کا موٹا ہونا، تبخیر جسم و سوزش اعصاب کی علامت ہے، ہونٹوں میں سرخ سیاہی مائل پھنسی، سوزش دماغ کی علامت ہے۔ ہونٹوں کی گہری چمکدار سرخی سِل۔ سفیدی خون کمی خون اور بخار کی دلیل ہے۔ اسی طرح ہونٹوں کی سرخی جسم کی اندرونی سوزش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ہونٹوں کی زردی صفرا کی زیادتی اس کے امراض خصوصاً قے کی دلیل ہے۔ ہونٹوں کا خشک رہنا معدہ میں سوزش اور مالیخولیا کی علامت ہے۔ سفید رنگ کی تیہ چڑھنا جوڑوں کی خرابی و جلن اور بخار کی علامت ہے۔ لمبے بخار میں ہونٹوں پر خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ سرسام اور پھیپھڑوں کے اورام میں ہونٹوں پر خشک قسم کی پپڑیاں جم جاتی ہیں۔ ہونٹوں کا پورے طور پر بند نہ ہونا لقوہ کی بہت بڑی علامت ہے، ہونٹوں کا لٹک جانا ضعف جگر اور فالج کی بہت بڑی علامت ہے۔

3۔ منہ۔ منہ کھلا رہنا ضعف قلب اور پھیپھڑوں کی کمزوری کی علامت ہے، اس کے برعکس

منہ کا سختی کے ساتھ بند ہونا تشنج ورم دماغ اور غشی کی علامت ہے۔منہ سے رال بہنا دماغی واعصابی سوزش اور بعض لوگوں میں امعا کے کیڑوں اور تبخیر شکم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

4۔آنکھ۔آنکھ کی زردی صفراوی امراض مثلاً یرقان سوء القینہ ، استسقا سرخی دردسر۔سفیدی نزلہ وزکام اور دردسر جس کے ساتھ سوزش اعصاب ہو۔سیاہی مائل بلغم غلظت اور خرابی خون کی علامت ہے آنکھوں کے پپوٹوں کی پھنسیاں عصبی سوزش۔آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے امراض گردہ وامعا اور بواسیر وخون میں تیزابیت کی علامت ہے۔آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑنا خصوصاً بچوں میں اعصاب اور آنتوں کی سوزش کا اظہار ہے اس میں پیاس اور اسہال کی شدت ہوتی ہے۔آنکھوں میں اداسی کا پایا جانا ،ضعف باہ اور جنسی امراض کی طرف اشارہ ہے یاد رکھئے ان علامات کو حتمی نہیں سمجھا جاسکتا کیونکہ مناسبت تدارک سے انہیں قابو میں کیا جاسکتا ہے۔حتی الامکان مریض کو مایوسی سے بچائیں تسلی دیں، کیونکہ معالج کی زبان سے نکلے ہوئے چند حوصلہ افزا کلمات مریض کے لئے راحت کا سبب بن سکتے ہیں۔اگر مریض میں حوصلہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو پیچیدہ سے پیچیدہ مرض کا علاج کر سکتے ہیں۔

موت کے قریب کی علامات۔

منہ کا کھلا رہنا۔آنکھیں پتھرا جانا۔ناک کا مڑ جانا۔سینے پر بلغم کی زیادتی اور اس کا اخراج نہ پانا اس میں گھنگروؤں کی آواز پیدا ہوجانا۔چہرے پر پریشانی کے آثار۔مریض کا بے ربط باتیں کرنا۔ہاتھ پاؤں میں کھچاؤ اور ان میں سکت کا نہ پایا جانا۔نبض عام طور پر نملی ہوجانا اور قارورہ میں سیاہی کا پیدا ہوجانا اکثر خطرناک علامات ہیں۔

ہیئت۔ظاہری خدوخال سے شناخت مرض

ہیئت سے مراد چہرے اور جسم کا دبلا موٹا ،اس میں کمی زیادتی وغیرہ ہیں۔جسم میں چربی یا رطوبت کی زیادتی اعصاب کے فعل میں تیزی کی علامت ہے،اس میں عصبی

امراض کو مدنظر رکھیں۔اگر چہرہ خوش رنگ چمک دار اور اس میں کساد ہو تو چربی کی زیادتی ہے اگر چہرے میں پیلا پن دھبے اور ڈھیلا پن ہو تو پانی کی کثرت ہے۔اگر جسم میں گوشت کی زیادتی ہو تو جگر اور گردوں کے فعل میں تیزی ہے۔اگر چہرے پر چمک اور تازگی ہو تو جگر میں تیزی اور حرارت میں زیادتی ہے۔اگر چہرہ مرجھایا ہوا ہو اور اس پر داغ دھبے ہوں تو گردوں کے فعل میں تیزی ہے۔اگر جسم دبلا پتلا ہو اور چہرہ اندر کی طرف پچکا ہوا ہو تو دل کے فعل میں تیزی ہے،اگر ساتھ میں تازگی اور چمک ہے تو ساتھ خون کی پیدائش ہے اگر چہرے پر چھائیاں اور داغ ہوں تو سودا کی زیادتی ہے اس میں معدہ اور تلی کو مدنظر رکھیں۔ان کے ساتھ رنگوں سے اخذ کردہ نتائج کو تطبیق دے کر حکم لگائیں۔

تھکاوٹ اور اس کے اسباب۔

آج کل ہر دوسرا شخص تھکاوٹ کی شکایت کرتا ہے۔کوئی ذہنی تھکاوٹ کا رونا روتا ہے تو کوئی جسمانی تھکاوٹ کا اگر تھکاوٹ نہ ہو تو ہر کام اچھے انداز اور بہتر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ایک بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ ذہنی تھکاوٹ جسمانی تھکاوٹ سے چار گنا ہوتی ہے یعنی جسمانی کام سے جتنی تھکاوٹ 4 گھنٹوں میں ہوگی، ذہنی مشقت سے اس سے زیادہ تھکاوٹ ایک گھنٹہ سے ہوجائے گی۔تھکاوٹ دراصل قلب وعضلات کے افعال پر منحصر ہوتا ہے۔مشاہدہ بتاتا ہے کہ جوان کم تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کا مزاج عضلاتی غدی ہوتا ہے۔اگر ہم یہ تحریک کسی میں بھی پیدا کردیں گے تو اس کی تھکاوٹ بھی دور ہوجائے گی۔طبی مشاہدات کی بنا پر کہا جاسکتا ہے اسی عضلاتی کمزوری کی وجہ سے کچھ لوگ جماع کے بعد اس قدر تھک جاتے ہیں کہ جیسے کسی نے مارکوٹ کر انہیں پھینک دیا ہو۔ایسے مریضوں کا علاج محرک عضلات نسخہ جات سے کیا جانا چاہئے۔حب مقوی خاص۔حلوہ بیضہ مرغ۔عضلاتی اعصابی ملین وغیرہ حسب موقع استعمال کرائے جاسکتے ہیں۔

تھکن کی علامات:

جسم میں ہلکا ہلکا درد، بے چینی، بیداری، نیم خوابی، بدخوابی، پسینہ کی بندش، بھوک کی کمی، غذا کھانے کے بعد جسم بوجھل ہونا، اونگھ آنا، کام کاج سے اکتاہٹ، مزاج میں چڑچڑا پن اور غصہ پیدا ہونا، بدن کا اکثر گرم اور ٹمریچر کا کم ہوتے رہنا، زیادہ تھکن کی صورت میں دردسر، بخار اور قبض کی حالت قائم ہوجاتی ہے اگر تھکن کو دور نہ کیا جائے تو یہی علامات مرض کی صورت میں پاؤں جمالیتی ہیں۔

تھکن کی قسمیں:

تھکن کی تین قسمیں ہوتی ہیں جو حسب ذیل بیان کی جارہی ہیں

(1) احساس تھکن:

ایسی تھکن جو احساسات اور کیفیات کی شدت سے پیدا ہو مثلاً نفسیاتی اثرات غم وغصہ، ڈر، خوف، خوشی، لذت وغیرہ اور کیفیاتی اثرات جیسے سردی، گرمی، خشکی، تری وغیرہ اسکے علاوہ دیگر احساسات ہمارے دماغ میں پیدا ہوتے ہیں جن کا مرکز دماغ ہی ہوتا ہے گویا ان تمام احساسات اور کیفیات کی وجہ سے تھکن پیدا ہوگی وہ دماغی ہوگی، اس سے جنم لینے والے اثرات بھی اعصابی ہی ہونگے۔ ان احساسات و کیفیات کو رفع کرنے کی تدبیر کی جائے تاکہ دماغ کی طرف خون کی کمی بیشی درست ہوجائے اور اعتدال مرض کے رفع کرنے کا سبب بن سکے۔

(2) حرکتی تھکن:

ایسی تھکن جو زیادتی حرکت ورزش۔ جسمانی مشقت ہجوم افکار حرکت کی کمی بیشی وغیرہ سے پیدا ہونا مثلاً زیادہ چلنا پھرنا، زیادہ بیٹھنا، لیٹے رہنا زیادہ ورزش کرنا یا بالکل حرکت کو ترک

کر دینا۔ زیادہ دماغی محنت کرنا کثرت سے سوچ و بچار کرنا، جس سے خون میں بے قاعدگی پیدا ہوجائے اور خرابی کی صورت سامنے آئے، تھکن پیدا ہوجائے۔ سب جانتے ہیں کہ احساسات کا تعلق دماغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ حرکات قلب وعضلات کے ذمہ ہیں۔ جو تھکاوٹ جس انداز کی ہوگی اس کا مناسب علاج کر دیں۔

(3) مادی تھکن:

یہ تھکن کھانے پینے کی اشیاء کی بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا کا ضرورت سے زیادہ کھالینا۔ اسی طرح پینے کی اشیاء ضرورت سے زیادہ پی لینا۔ بھوک کے بغیر کھانا کھالینا۔ تہواروں پر زیادہ مرغن غذائی کھانا ان کے ساتھ دودھ لسی زیادہ استعمال کرنا۔ ہمیشہ طاقتور مرغن لذیذ چیزوں کا کھانا پینا یا ہمیشہ ایک ہی قسم کی غذائیں کھاتے پیتے رہنا۔ ایک وقت میں مختلف ومتضاد قسم کی غذائی کھانا۔ ثقیل اشیاء کے ساتھ لطیف اشیاء کا استعمال۔ مانع اغذیہ کا ایک ساتھ کھانا۔ جیسے مچھلی کے ساتھ دودھ۔ مرغی کے ساتھ دہی یا شہد کے ساتھ دہی استعمال کرنے سے دوران خون میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔

احساس تھکن کے امراض:

تھکن بظاہر روزمرہ پیش آنی والی بات ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کی جائے تو ذیل کے امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ جیسے احساس تھکن کی وجہ سے دردسر۔ نزلہ، زکام، سرسام، سرچکرانا۔ بدن وسر میں کھچاوٹ، نمونیہ، جوڑوں میں درد جسم میں درد۔

حرکتی تھکن کے امراض:

جسم میں درد، بخار ہونا، کھانسی، غذا کا ہضم نہ ہونا، سردی کی زیادتی۔ پیشاب کا زیادہ آنا۔ بدن کا گھٹا گھٹا رہنا، خشکی، ناک بند ہونا، پیشاب یا پاخانہ سے خون آنا۔

مادی تھکن کے امراض:

ہاضمہ کی خرابی، ریاح شکم، قے ، اسہال، پیچس ،قبض، بواسیر ،ملیریا، تپ محرقہ، بھوک کا نہ لگنا ، یرقان، رنگت کی خرابی، منہ میں پانی آنا۔تھکن ایسی حالت کا نام ہے جب جسم بوجھل ، بدن میں ہلکا ہلکا درد بے چینی ضروری نہیں کہ یہ کثرت حرکات یا زیادہ کام کے نتیجہ میں تھکاوٹ ہو یہ تو زاید آرام کرنے زیادہ غذا کھانے سے بھی دیکھی جاسکتی ہے۔تھکن ہمارے دوران خون کی خرابی اور بے قاعدگی سے پیدا ہوتی ہے ہمارا جسم اعضاء وخون دو چیزوں سے مل بنا ہوا ہے غذا پہنچانے کے ساتھ دو اہم کام اور بھی کرتا ہے۔اول خون آپس میں آکسیجن جذب کر کے اپنے اندر رکھتا ہے،جسم کو ٹوٹ پھوٹ اور بقایا خراب خون کو صاف بھی کرتا ہے گویا تغذیہ، تسنیم اور تصفیہ یہ تینوں کام خون اپنے دوران خون کے ساتھ ساتھ انجام دیتا ہے، جب دوران خون میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو خون اپنے افعال پوری طرح سے سرانجام نہیں دے پاتا جس کے نتیجہ مین جسم کے کسی عضو میں خون کی زیادتی، کہیں خراب مواد کی رکاوٹ اور کہیں آکسیجن کی کمی واقع ہوجاتی ہے جس کا احساس جسم کی تھکن کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے(تحقیقات تپ دق وسل)

9

قارورہ سے تشخیص۔

پیشاب عضلات پیدا کرتے ہیں غدد روکتے ہیں اور اعصاب خارج کرتے ہیں اگر ان نظاموں کو سمجھ لیا جائے تو پیشاب اور اس سے متعلق امراض پر قابو پایا جاسکتا ہے (۱)اعصابی تحریک میں پیشاب پانی کی طرح بالکل سفید آتا ہے جو جسم میں بلغم ورطوبات کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے(۲)غدی تحریک میں حرارت وصفرا کی کثرت کی وجہ سے پیشاب کی رنگت زرد ہوگی جلن کے ساتھ پیشاب آئے گا(۳)اگر پیشاب کی رنگت سرخ یا سیاہ ہو عضلاتی تحریک کی واضح علامت ہے جو کہ خشکی وتیزابیت کو ظاہر کرتا ہے۔

مرکب قارورہ سے تشخیص۔

(۱)اگر قارورہ سفید زردی مائل ہو یعنی سفید زیادہ اور زرد کم ہو تو اعصابی غدی تحریک شمار کرو(۲)اگر قارورہ سفید پانی کی طرح یا ہلکی سی نیلاہٹ لئے ہوئے ہو تو اعصابی عضلاتی خیال کرو(۳)اگر پیشاب سیاہی مائل زیادہ اور سرخی کم ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک جانو(۴)اسی طرح اگر پیشاب میں سرخی زیادہ اور زردی کم ہو تو عضلاتی غدی ہے۔(۵)اگر پیشاب کی رنگت میں زردی زیادہ سرخی کم ہو تو غدی عضلاتی ہے(۶)اسی طرح اگر رنگت زردی مائل ہو تو اعصابی تحریک ہے۔

قارورہ اور تشخیص مرض۔

صفات بول۔

بحالت صحت پیشاب عنبری یا ہلکے زرد رنگ کا صاف شفاف سیال ہوتا ہے، جس کا وزن مخصوص آب خون کے برابر مگر پانی سے کسی قدر زیادہ ہوتا ہے، جس وقت پیشاب

خارج ہوتا ہے تو اس میں کسی قدر ترشی پائی جاتی ہے، کچھ عرصہ بعد اس میں کھاری پن پیدا ہوجاتا ہے اس میں تغیر وفساد کی وجہ سے نوشادر کی دھانس آنے لگتی ہے۔ پیشاب کی روزانہ مقدار میں موسم اور غذا کی کمی بیشی اور نوعیت سے بہت بڑا فرق پڑتا جاہے گرمیوں میں کم اور سردیوں میں زیادہ یا پھر ہلدی ریوند چینی کھانے سے اس کی رنگت میں فوراً تبدیلی آجاتی ہے رنگت سب سے اہم ہے، قدرت نے تین بنیادی رنگ پیدا کئے ہیں۔ نیلا۔ سرخ۔ پیلا۔ باقی تمام رنگ اِن کے آپس میں ملنے سے بنتے ہیں۔ جیسے سبز رنگ نیلے اور پیلے سے مل کر بنتا ہے۔ نارنجی رنگ پیلے اور سرخ رنگ کے ملنے سے بنتا ہے، اسی طرح ارغوانی رنگ نیلے اور سرخ رنگ سے مل کر بنتا ہے۔ سفید رنگ بھی رنگوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ قوس قزح اور منشور شیشہ سے ان کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ قارورہ کبھی ایک رنگ پر نہیں ہوگا کیونکہ قارورہ مرکب ہوتا ہے۔ سرخ زردی مائل اس کے مختلف طبقات۔ سرخ نیلاہٹ مائل اور اس کے مختلف درجات۔ زرد سرخی مائل، اس کے مختلف درجات۔ نیلا یا سفیدی مائل اور اس کے درجات نیلا یا سفیدی مائل اور ان کے مختلف درجات۔ یعنی مجموعی طور پر چھ رنگوں میں انہیں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اعضا کا باہمی تعلق ہوتا ہے اسی سے قارورہ کی مختلف شکلیں ترتیب پاتی ہیں۔

(1) عضلات میں تیزی کی وجہ سے قارورہ سرخ رنگ کا ہوگا۔ اگر تعلق اعصاب کے ساتھ ہوجائے تو سرخ نیلاہٹ مائل یا سفید ہوگا۔ جسم میں ترشی وریاح کی زیادتی خون میں خشکی و گرمی کے اثرات زیادہ ہونگے (عضلاتی اعصابی) (اس تحریک میں خلط سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ جسم میں جمع ہوتا رہتا ہے (2) اگر قلب کا تعلق جگر سے ہوجائے تو سرخی مائل زرد ہوگا (عضلاتی غدی) اس تحریک میں خلط سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خارج بھی ہوتا ہے (3) اگر اعصاب کا تعلق عضلات سے ہوگا تو قارورہ سفید یا نیلا سرخی مائل ہوگا۔ جسم

میں کھاری۔ تری سردی (بلغم) کی زیادتی ہوگی (اعصابی عضلاتی) خلط بلغم پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خارج بھی ہوتا ہے (4) اگر اعصاب کا تعلق جگر سے ہوگا تو قارورہ سفید یا نیلا زردی مائل ہوگا۔ جسم میں کھارا پن، ریشہ تری گرمی (خون) کی زیادتی ہوگی (اعصابی غدی) (5) اگر جگر کا تعلق دل سے ہوجائے تو قارورہ زرد رنگ سرخی مائل ہوگا۔ جسم میں جلن اور خشکی گرمی (صفرا) کی زیادتی ہوگی (غدی عضلاتی) اس میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ اخراج بند ہوتا ہے (6) اگر جگر کا تعلق اعصاب سے ہوجائے تو قارورہ زرد سفیدی مائل ہوگا جسم میں ضعف وبے چینی اور خشکی گرمی کی زیادتی ہوگی۔ (غدی اعصابی) اس میں صفرا بن کر خارج ہوتا ہے۔

نظام بولیہ کے امراض:

نظام بولیہ کے بنیادی تین امراض ہیں۔ پیشاب کا کثرت سے آنا۔ پیشاب کا کمی یا جلن کے ساتھ آنا۔ پیشاب کا بند ہونا۔ پیشاب کے کثرت کے ساتھ آنا اعصاب۔ پیشاب کا کمی کے ساتھ آنا ساتھ میں جلن کا ہونا غدد کے تحت اور پیشاب کا بند ہونا عضلات کے تحت دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ پیشاب کی پیدائش عضلات کے تحت اور پیشاب کی صفائی غدد کے تحت اور اخراج اعصاب کے تحت ہوتا ہے بعض اوقات پیشاب کی پیدائش رک جاتی ہے، بعض اوقات اس میں کمی وجلن پیدا ہوجاتی ہے، کبھی اخراج اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ پیشاب ہی ختم ہوجاتا ہے اسے بندش بول کہتے ہیں لیکن یہ پیشاب کی پیدائش کم ہوجاتی، یا بالکل رک جاتی ہے اس کا علاج پیشاب خارج کرنے والی دوائیں نہیں ہیں بلکہ پیشاب پیدا کرنے والی دوائیں ہیں یہی مقام تشخیص اور مقام فیصلہ ہوتا ہے معالج جہاں آکر غلطی کرتا ہے۔

بندش بول:

تسکین عضلات وضعف غدد اور تحریک اعصاب کی صورت میں دوران خون سست ہو جاتا ہے۔ گردوں میں خون کا دورانیہ کم اور سست ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے شریانوں میں امتلاء وتناؤ گھٹ جاتا ہے ایسے موقع پر مدر بول ادویات دی جاتی ہیں وہ محرک عضلات (قلب) ہوتی ہیں جیسے۔ دار چینی۔ ابہل۔ حرمل۔ ایلوا۔ پیاز۔ انجیر۔ چائے۔ زعفران وغیرہ۔

صفائی بول:

تحریک عضلات، تسکین غدد تحلیل اعصاب۔ کی صورت میں مواد بولیہ گردوں میں کم چھنتے ہیں اور ایسی صورت میں گردوں اور مثانہ میں ریگ پتھری وغیرہ بننا شروع ہو جاتی ہے ایسے موقع پر جو مدر بول ادویہ دی جاتی ہیں، ان میں۔ افسنتین۔ اکلیل الملک۔ ایرسا۔ بیروزہ۔ ریوند عصارہ۔ پودینہ۔ تیلنی مکھی۔ زنجبیل نوشادر وغیرہٗ

اخراج بول:

تحلیل عضلات تحریک غدد اور تسکین اعصاب کی صورت میں دوران خون غدد کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور اعصاب میں سکون ہونے کی وجہ سے پیشاب کا اخراج کم ہو جاتا ہے اور کبھی بالکل بند ہو جاتا ہے جلن بھی اسی صورت میں ہوتی ہے ایسے موقعوں پر جو ادویہ دی جاتی ہیں ان میں انار۔ بادام شیریں، تخم خیاریں۔ تخم مولی۔ تخم خربوزہ۔ تخم کدو۔ تخم کاسنی، جوکھار۔ حجر الیہود، ریوند چینی قلمی شورہ۔ کباب چینی وغیرہ (تحقیقات علم الادویہ۔ از مجدد طب مرحوم)

کھار کا گردوں پر اثر:

کھاری اشیاء کے استعمال سے جگر وگردوں کی طرف خون کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ زیادتی ان میں تحلیل کا سبب بنتی ہے، صفرا اور قارورہ کے اخراج میں زیادتی ہو جاتی

ہے گویا جسم میں حرارت ورطوبت دونوں کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں گو انہی اشیاء سے اپنی گرمی کو خرچ کر سکتا ہے۔ کیونکہ کھاری اشیاء کا خاصہ ہے کہ جسم میں جہاں بھی لگائیں جائیں وہاں رطوبت کا ترشح شروع کر دیتی ہیں کیونکہ یہ اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کرتی ہیں، اسی طرح اندرونی طور پر جب ان اشیاء کو استعمال کیا جاتا ہے تو وہاں بھی رطوبات کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ کھاری اشیاء کا زیادہ استعمال خون میں کھارا پن بڑھاتا ہے جس کی وجہ سے خون میں سرخی (ہیموگلوبین) کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

قارورہ سے تشخیص کا چارٹ

1	2	3	4	5	6	7	8
رنگت	مقدار	قوام	بو	جھاگ	خلطی حالت	تحریک	
سیفد زردی مائل	زیادہ	رقیق	نوشادری دھانس	بہت زیادہ جھاگ چوڑے بلبلے والی	بلغمی رطوبات کی کثرت	اعصابی غدی تحریک نمبر	تر گرم
سفید مثل؛ آسمانی	بہت زیادہ	رقیق تر	بے بو سوزش میں کائی جیسی بو	کم جھاگ بلبلے چوڑے	رقیق بلغمی رطوبات کی کثرت و اخراج	اعصابی عضلاتی تحریک نمبر 1	تر سرد
سرخی مائل بہ سیاہی	کم	گاڑھا	تیز بو مانند سرکہ	بڑے وغلیظ بلبلے تادیر قائم	خشکی وسودا اور حبس وریاح کی کثرت	عضلاتی اعصابی نمبر 2	خشک سرد

سرخی مائل بہ زردی	بہت کم	تیل کی طرح گاڑھا	کم	بڑے بلبلے کچھ دیر قائم	خشکی وریاح کی کثرت ،اخراج	عضلاتی غدی نمبر 3	خشک گرم
زردی مائل بہ سرخی	معتدل المقدار کم	کم گاڑھا	بدبوسرانڈ	درمیانی بلبلے جلدی ختم	صفراوحرارت کی کثرت وحبس	غدی عضلاتی تحریک	گرم خشک
زردی مائل بہ سفیدی	معتدل المقدار زیادہ	معتدل القوام	معتدل بو	درمیانی بلبلے تھوڑی دیر بعد ختم	صفراوحرارت کی کثرت و اخراج	غدی اعصابی نمبر 5	گرم تر

پیشاب روکنے سے پیدا ہونے والے عوارض:

امرت ساگر ہندو ودیا کی معتبر کتاب ہے جسکا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اس میں پنڈت پیارے لال کاشمیری لکھتے ہیں ''جوکوئی پیشاب کے زور کو روکے اس کو یہ عارضے ہوں ۔ اعضاء شکنی، پتھری۔عضوتناسل اور کالے بالوں کی جڑوں میں درد (امرت ساگر صفحہ 13)

2

10

☆ نفسیات۔۔جذبات۔

جذبات ونفسیات کو ہم انہی چھ تحریکات میں ضم کرسکتے ہیں کیونکہ یہ اعضائے رئیسہ کی مختلف تحریکوں سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً (1) غصہ (2) غم (3) ندامت (4) خوف (5) لذت (6) مسرت ۔ یہ سب چھ تحریکوں سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک عضو رئیس دودو جذبات سے متأثر ہوتا ہے۔

(1) جگر کی غدی عضلاتی تحریک میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔غصہ وطیش کی حالت میں چہرہ اور آنکھیں سرخ۔ بھوئیں تنی ہوئی ہونٹ کانپتے ہوئے ذہن پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے سوچ سمجھ کر بات نہیں ہو پاتی۔طیش غصہ سے بھی شدید حالت ہے،اس لئے چہرہ کے تأثرات مزید شدید اور فرد کو نتائج سے بے پروا کردیتے ہیں

(2) غدی اعصابی تحریک میں غم پیدا ہوتا ہے(حدیث میں ہے غم انسان میں بیماری پیدا کرتا ہے''ابو نعیم فی الطب 240/1)۔شک کی بیماری بھی اسی تحریک میں پیدا ہوتی ہے۔

(3) دماغ کی اعصابی غدی تحریک میں ندامت۔جن کی طبیعت میں خوف،ندامت اور غم کے جذبات زیادہ ہوں وہ حسن کی لذت سے اول تو لطف اندوز ہوتے ہی نہیں اور اگر ہوں بھی تو بہت کم ،ادویات سے اس قسم کے جذبات پیدا کئے جاسکتے ہیں،ختم بھی کئے جاسکتے ہیں،رنج وملال اور افسوس کی حالت میں جسمانی افعال۔غیر کلوی ہارمونز کی وجہ سے مندرجہ ذیل عضویاتی تبدیلیاں دیکھنے میں آسکتی ہیں

(1) دل وپھیپھڑوں کی حرکت آہستہ ہوجاتی ہے (2) آنسوؤں کے غدود زیادہ تیزی سے کام کرنا شروع کردیتے ہیں (3) کبھی فرد روتا، پیٹتا چیختا چلاتا بین کرتا ہے،لیکن ہوش مندی والے کام کرنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے (4) دماغ میں تناؤ واقع ہوجاتا

ہے (5) فرد بہکی بہکی باتیں کرتا اور انہیں دوہراتا چلا جاتا ہے (6) نیند بھوک تھکان کا احساس مٹ جاتا ہے (7) اگر خود اختیاری نظام عصبی میں گڑبڑ پیدا ہوجائے تو ہیجانات ختم ہوجاتے ہیں اکثر لوگ بے حسی کا شکار ہوکر خاموش تماشائی بن جاتے ہیں۔ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہوجاتی ہے اور سکتہ کی یہ کیفیت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

(4) اعصابی عضلاتی میں خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔ڈر اور خوف اعصابی عضلاتی میں انسان کا رنگ سفید ہوجاتا ہے ردعمل بخار ہوجاتا ہے، جس کا علاج عضلات کو تحریک دینا ہے۔علاوہ ازیں بال کھڑے، منہ کھلا دماغی فعلیت مختلف ہوجاتی ہے کبھی فرد بھاگ اٹھتا ہے اور اپنی طاقت زیادہ جمع کر کے خطرے کے مہیج کے مقابلہ پر اتر آتا ہے، کبھی اس کی تمام قوت سلب ہوجاتی ہے اور فرط دہشت سے بے ہوش ہوجاتا ہے۔

خوف کے ہیجانات کے دوران جسمانی اور عضویاتی تبدیلیاں:

خوف کی حالت میں غیر کلوی رطوبت تخفیفی نظام عصبی کے تحت کام کرنے لگتا ہے جس سے غیر کلوی رطوبت کی مقدار تبدیل ہوجاتی ہے عضوی طور پر اس قسم کی تبدیلیاں دیکھنے کو ملتی ہیں (1) نبض سست پڑ جاتی ہے (2) دل پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے (3) دل کی رفتار کم ہوکر دل ڈوبنے لگتا ہے (4) قوت ہاضمہ متاثر ہوتی ہے اکثر اوقات معدہ کام نہیں کرتا یا کم کرتا ہے (5) بھوک کا احساس کم ہوجاتا ہے دماغ ان وظائف کو قابو کرنے لگتا ہے (6) جسمانی طاقت سلب ہوجاتی ہے، فرط جذبات سے بے ہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے (7) آواز بند حلق خشک ہوجاتا ہے (8) کبھی خطرہ سے حفاظت کے لئے زائد طاقت آجاتی ہے جس سے انسان فراری عمل برق رفتاری کا مظاہرہ کرتا ہے (9) ہنگامی صورت میں محرکات توانائی دہندہ ہوتے ہیں۔

(5) قلب اپنی عضلاتی اعصابی میں لذت۔حسن کی دلکشی سے وہی دماغ متاثر ہوتے ہیں

جن میں لذت اور مسرت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔

(6) عضلاتی غدی میں مسرت کا اظہار کرتا ہے۔خوشی کی حالت میں چہرے پر اطمنان آنکھوں میں چمک چہرے، پتلیوں، ہونٹوں کے کناروں میں کشادگی و پھیلاؤ آجاتا ہے، ہنسی قہقہے اور شدید حالت میں ناچنے کودنے کا اظہار بھی ہوتا ہے۔خوشی سکون اور مسرت میں اندرونی تبدیلیاں۔کلوی رطوبتوں کے اخراج میں تیزی آجاتی ہے اندرونی طور پر یہ تبدیلیاں دیکھنے کو ملتی ہیں (1) جسم فعال ہوجاتا ہے ہر کام بخوشی تیزی اور کامیابی سے تکمیل کو پہنچتا ہے (2) معدہ معمول سے زیادہ کام کرنے لگتا ہے، بھوک خوب کھل کر لگتی ہے (3) خون کی گردش، دل کی دھڑکن کے بڑھ جانے کے باعث تیز ہوجاتی ہے (4) چہرہ کھل اٹھتا ہے دماغ کے اعصاب میں تناؤ کم ہوکر سکونی کیفیت زیادہ محسوس ہونے لگتی ہے (5) فرد بات بات پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔لوگوں کو لطیفے کہانیاں سنا سنا کر ہنساتا اور جان محفل بن جاتا ہے (6) جنسی و شہوانی ہیجانات میں اضافہ ہوجاتا ہے۔چھ قسم کے جذبات انسان کو متاثر کرتے ہیں۔آج کل زیادہ تر لوگوں کو ذہنی تناؤ کا سامنا ہے ہم ایسے نسخہ جات سے مستفید ہوسکتے ہیں جو اُن کی تحریک بدل کر مسرت وشادمانی کی کیفیات کو جنم دے سکیں۔ان نسخہ جات کو مناسب مواقع کی مناسبت سے کام میں لاسکتے ہیں

جذبات کی زیادتی:

جذبات کی شدت نہ صرف جسم میں امراض پیدا کرتی ہے بلکہ جسم کو کثرت سے تحلیل کرتی ہے، زیادہ کثرت زیادہ تحلیل کا باعث ہے، زیادہ غصہ وغم سے دل میں زیادہ تحلیل پیدا ہوتی ہے غصہ کی حالت میں فوراً پانی پینا چاہئے یا لیٹ جانا چاہئے۔حدیث پاک میں بھی اس کا یہی علاج تجویز فرمایا گیا ہے۔غم کی حالت میں مسرت کے قیام اور خدائے رحیم کی رحمت کا تصور ذہن میں تازہ کرنا چاہئے۔خوف کی حالت میں اعصاب تحلیل ہوتے ہیں اور بعض

اوقات بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے ایسے وقت میں خوف زدہ آدمی میں غصہ پیدا کرنا چاہئے تاکہ خوف رفع ہوجائے۔مسرت ولذت کے جذبات کی کثرت سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات جگر اس قدر تحلیل ہوجاتا ہے کہ صحت خطرے میں پڑ جاتی ہے،اعتدال سے زیادہ لذت ومسرت میں گرفتار نہیں رہنا چاہئے،زیادہ قہقہے نہیں مارنے چاہئیں اس سے بھی جسم میں اکثر تحلیل کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔بموجب حدیث دل مردہ ہوتا ہے

حواس خمسہ نہیں ستہ ہیں۔

طبی دنیا میں ہزاروں سال سے لوگ حواس خمسہ کا نظریہ اپناتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور طبی کتب میں اس پر الگ سے باب باندھے گئے ہیں آج بھی جب حواس کی بات کی جاتی ہے تو حواس خمسہ کہا جاتا ہے۔جب کہ مشاہدات حواس ستہ کی گواہی دیتے ہیں حواس مشہورہ میں دیکھنا۔سننا۔چکھنا۔چھونا،سونگھنا۔وغیرہ ہیں۔جب کہ مفرد اعضا کا قانون کہتا ہے کہ تحریکیں چھ ہوسکتی ہیں تو حواس چھ کیوں نہیں ہوسکتے؟اگر ان حواس کی فہرست میں ایک احساس کا ھی اضافہ کرلیں تو اس دائرہ کی تکمیل ہوسکتی ہے۔مثلاً جب ہم کسی چیز کا وزن محسوس کرنا چاہتے ہیں تو ہتھیلی پر رکھ کر اسے ایک دو بار اوپر نیچے کرتے ہیں اور اپنا اندازہ ظاہر کردیتے ہیں۔یہ تولہ ہے۔ماشہ ہے۔چھٹانک ہے۔یہ اندازہ کس احساس کے ذریعہ لگایا گیا ہے؟یقینی بات ہے یہ احساس گوشت میں موجود ہے یعنی چھٹی حس انسان کے گوشت کے اندر ہے۔اس لئے آج کے بعد حواس خمسہ نہیں حواس ستہ کہنا مناسب ہوگا۔تحقیقات کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا اہل تحقیق کبھی چین سے نہیں بیٹھا کرتے۔

اہم نکتہ:

یاد رکھئے جاننے کا تعلق دماغ سے ہے سمجھنے کا تعلق دل سے ہے اور فائدہ اٹھانے کا تعلق جگر کے ساتھ ہوتا ہے

2

قانون مفرد اعضا اور جدید سائنس۔

دور جدید میں بجلی کو ہر ایک جانتا ہے آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ تھری فیز کنکشن میں تین بنیادی رنگ استعمال کئے گئے ہیں۔لال۔پیلا۔نیلا۔جتنی بھی ہیوی مشینری ہے ان میں یہ تینوں فیز کام میں لائے جاتے ہیں،ایک تار کا رنگ کالا ہے بھی استعمال ہوا ہے جسے نیوٹرل کہا جاتا ہے معمولی کرنٹ والی اشیاء تینوں رنگوں میں سے ایک رنگ کے ساتھ اس کالے رنگ سے ارتھ لیکر چلتی ہیں لیکن طاقتور اشیاء کے لئے تھری فیز ہونا ضروری ہوتا ہے۔مفرد اعصاَ والے بھی تین بنیادی اعضا سے بحث کرتے ہیں جنہیں اعضائے رئیسہ کہا جاتا ہے۔دل۔دماغ۔جگر۔عضلات یعنی دل کا رنگ سرخ اور جگر غدد کا رنگ پیلا۔اعصاب یعنی پٹھوں کا رنگ نیلا شناخت کیا گیا ہے۔۔بنیادی طور پر انسانی وجود میں یہی تین تاریں کام کرتی ہیں۔بجلی کے لئے جنریٹر۔تار۔اور بیٹری کا ہونا ضروری ہے تاکہ جنریٹر چلا کر بجلی حاصل کی جاسکے۔تاروں کے ذریعہ اسے مقام مخصوص تک پہنچایا جاسکے۔ایک ایسا مخزن بھی ہونا ضروری ہے جہاں اس بجلی کو ذخیرہ کیا جاسکے۔دیکھئے۔عضلات حرکتی ہوتے ہیں تمام جسمانی حرکات کی ذمہ داری عضلات پر ہی عائد ہوتی ہے جب عضلات حرکت کرتے ہیں تو بجلی پیدا ہوتی ہے یعنی عضلات جنریٹر کا کام دیتے ہیں۔اعصاب ترسیل کا کام دیتے ہیں انسانی خون بجلی کا بہت اچھا موصل ہے کیا دیکھا نہیں کہ جب بجلی کا جھٹکا لگتا ہے تو انسانی جان ضائع ہوجاتی ہے کیونکہ بجلی خون سے گزرتی ہے اور اسے منجمد کرجاتی ہے یوں انسانی وجود ناکارہ ہوجاتا ہے۔رہی بات بیٹری کی تو غدد بجلی کو جمع رکھتے ہیں اور وجود کو بقدر حاجت بھیجتے رہتے ہیں۔اعضائے رئیسہ میں اپنی اپنی روحیں کام کرتی ہیں یہ وہ طاقتیں ہیں جو نظام جسمانی کو چلانے کے لئے خدا نے پیدا کی ہیں۔یاد رکھیئے ہمارے وجود میں گرمی صرف جگر میں ہوتی ہے اور جسمانی حرکات عضلات

سے واسطہ ہیں۔احساسات کا مرکز دماغ یعنی اعصاب ہوتے ہیں۔جو انسان اس بات کو ذہن نشین کرلے گا وہ جسم انسانی کے بارے میں بہت کچھ جان لے گا۔

سلسلہ حیات:

تنفس کی دھنکی ہر وقت چلتی رہتی ہے۔دل کی گھڑی ہر وقت ٹک ٹک کرتی رہتی ہے معدہ و امعاء کی چکی ہر وقت پیستی رہتی ہے،اس لئے ان مقامات پر حرارت عزیزی ہمیشہ بنتی رہتی ہے،غدد کے کارخانوں میں جس وقت رطوبتیں تیار ہوتی ہیں تو وہاں پر چمنیاں گرم ہوتی ہیں خون ہر وقت دورہ کرتا ہے اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے رگڑ کھاتے اور گرم ہوتے رہتے ہیں۔مفصلہ بالا افعال وحرکات عضلات سے تعلق رکھتی ہیں اور ہمارے جسم کا بڑا حصہ عضلات سے بنا ہوا ہے اس لئے عضلات کا قبض و بسط حرارت بدن کا بڑا بھاری اور ضروری منبع وماخذ قرار پاتا ہے۔

عملی مشاہدہ جب ریاضت ومحنت کی جاتی ہے تو بدن میں حرارت بڑھ جاتی ہے اگر اس وقت سرعت نفس اور کثرت پسینہ کی وجہ سے حرارت خارج نہ ہو تو بدن اس گرمی کی کثرت کی وجہ سے بہت جلد گرم ہوجائے۔جب عضلات میں تشنج (اکڑاؤ۔کڑل) ہوتا ہے تو بدن کی حرارت بڑھ جاتی ہے،کراز اور دیگر تشنجی امراض میں زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے حرارت پیدا کرنے کا سامان زیادہ تر عضلات سے لیا گیا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب تم اصول وقانون کو سمجھ جاؤ گے تو اطمنانی کیفیت پیدا ہوجائے گی۔اگر کوئی علامت یا مرض سمجھ میں نہ آئے تو اسے اصول صابر کو بطور کسوٹی پرکھو انشاللہ شرح صدر پیدا ہوجائے گا۔تشخیص امراض اور تجویز غذا و دوا میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی۔یعنی جو پڑھا ہے اسے پرکھو گے تو اس میدان کے شاہ سوار بن جاؤ گے۔